Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

یکم ذوالقعدہ 1427 ہجری 23 نبوت 1385 ہش 23 نومبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 18 نومبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو رب العالمین کی عبادت کرنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومنوں کی امتیازی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ (شوریٰ۔39)

اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورے سے طے ہوا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

"وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔ (آل عمران:160)

اور (حکومت کے معاملات) میں ان سے مشورہ (لیا) کر پھر جب تو کسی بات کا پختہ ارادہ کرلے تو اللہ پر توکل کر۔ اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

احادیث نبویؐ

☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ" یعنی جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب)

☆ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے اُس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور وخوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔ (الادب المفرد، از حضرت امام بخاری صفحہ 75)

☆...... حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارہ میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپ سے کچھ سنا تو ہم کیا کریں گے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ایسے معاملات کو حل کرنے کیلئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور اس معاملے کے بارے میں اس سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملے کے بارے میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔

(کنز العمال باب فی فضل حقوق القرآن جلد ۲ صفحہ 340)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادہ کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا ارادہ ہو تو بلا استصواب کتاب اللہ (یعنی اللہ کے قرآن کریم کے اس حکم کے بغیر) اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے کہ فرمایا ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ (سورۃ انعام:٦٠) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کے تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 10-9 رپورٹ جلسہ سالانہ 1897)

ہمارا فرض ہے کہ جو تمام کائنات کو پیدا کرنے والا اور نقطۂ انتہاء تک پہنچانے والا ہے اس رب کا پیغام دنیا تک پہنچا کر تمام دنیا کو اس کے پیارے رسول کے جھنڈے تلے جمع کریں اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم دنیا کو رب العلمین کی پہچان کروا سکتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 رنومبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رب ہے اور اس صفت کا اظہار قرآن کریم کی پہلی سورۃ سے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور بسم اللہ کے بعد ہی اعلان فرمایا " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ " یعنی تمام تر تعریف کا مستحق صرف اور صرف اللہ کی ہی ذات ہے۔

پھر فرمایا رب کے معنی مفسرین اور اہل لغت نے بڑی تفصیل سے بیان کئے ہیں جس میں پیدا کرنے سے لیکر درجہ کمال تک پہنچانے کے بیان ہوئے ہیں۔ " اَقْرَبُ الْمَوَارِد "میں جو لغت کی کتاب ہے رب کے معنی مالک اور سردار کے بھی بیان کئے گئے ہیں۔" بحر محیط" میں رب کے معنی خالق کے بیان کئے گئے ہیں۔ "لسان العرب" اور" تاج العروس" جو لغت کی نہایت مستند کتابیں ہیں ان میں رب کے سات معنی بیان کئے گئے ہیں:

(1) مَالِک (2) سَیِّد (3) مُدَبِّر (4) مُرَبِّی (5) قَیِّم (6) مُنْعِم (7) مُتَمِّم

حضور نے فرمایا: مالک وہ ہے جس کے سب مملوک ہوں سید وہ ہے جو عزت اور شرف میں ہر نوع میں اعلیٰ ہو جیسے کہتے ہیں "اَلْقُرْآنُ سَیِّدُ الْکَلَام " مُدَبِّر وہ ہے جو ہر تدبیر کا منبع ہو اور پھر تدبیر کا نتیجہ جس کی طرف لوٹتا ہو۔ قَیِّم وہ ہے جو سب کا کام بنائے اور سب کا سہارا ہو۔ اور صحیح راستہ پر قائم رکھے۔ مُنْعِم وہ ہے جو ہر ایک کی بھلائی اور خیر خواہی کرنے والا ہو وہ ذات جو خوش حالی سے نوازے۔ مُتَمِّم کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذات جو اپنی انتہا اور کمال کو پہنچی ہوئی ہو۔

فرمایا: اگر ان سب کو جمع کرلیں تو پھر وہ ہستی بنتی ہے جو سب سے اعلیٰ اور معزز ہے اور پھر آخری نتیجہ جس کے علم میں ہے جو اپنی مخلوق کا سہارا ہے اور ان کو خوش حالی سے نوازتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 23 نومبر 2006

پوپ صاحب کے جواب میں!

((4))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ بائبل کے اُن بیانات کو قلمبند کریں گے جو اُس نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق درج کئے ہیں اور ساتھ ہی قرآن مجید کی ان پاک تعلیمات کو بھی پیش کریں گے جو اُس نے انبیاء علیہم السلام کی عزت وتکریم میں بیان کی ہیں۔

موجودہ بائبل کی بھی عجیب کہانی ہے ایک طرف اس نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا ذکر کیا ہے، خدا کی طرف سے ان کو ملنے والی برکتوں کا بھی ذکر کیا ہے لیکن ساتھ ہی اُن کا ایسا کیریکٹر پیش کر دیا ہے جو انبیاء تو در کنار ایک عام آدمی کو بھی زیبا نہیں دیتا۔ ان کے متعلق ایسی باتیں لکھ دی ہیں جو نہ صرف اُن کی شان کے خلاف ہیں بلکہ جن سے سراسر ان کی توہین وتذلیل ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ۔

ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ خدا کی وہ کتاب جو تورات کی شکل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اس میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسی گھٹیا باتوں کا ذکر ہرگز نہیں ہوگا یہ تمام امور بعد میں تحریف وتبدیل کے ذریعہ اس میں داخل کئے گئے ہیں جہاں تک خدا کی شان میں یا انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین کا تعلق ہے تو ان کے متعلق تو ہم یہی سمجھتے ہیں۔ لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو اس دور کے تقاضوں کے مطابق تو ممکن ہے صحیح تھیں لیکن آج کے حالات میں جب ہم قرآن مجید کے مطالعہ کے بعد ان تعلیمات کو پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں جچتی نہیں ہیں تورات وانجیل کی متضاد باتوں کا، خلاف اخلاق باتوں کا، زمانہ کی رَو کے مطابق نہ چل سکنے والی باتوں کا، اس کی ظالمانہ تعلیمات کا، آپ جو بھی تجزیہ کرلیں بالآخر آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ قرآن مجید کے نزول سے قبل زمانہ نہایت زور سے ایک شریعت والے مذہب کا تقاضا کر رہا تھا۔ زمانہ تقاضا کر رہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر لایا جائے اور عالمگیر بھائی چارے کی بُنیاد ڈالی جائے۔ بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کی اصطلاح کو ختم کر کے، برہمن اور شودر کی اصطلاح کو ختم کر کے، ایک انسان کی بنیاد ڈالی جائے اور دنیا کو روحانیت کے ایک نقطہ پر جمع کیا جائے۔ آج دیگر مذاہب کی تعلیمات کو دیکھ کر اور قرآن مجید کی سنہری تعلیمات کا مطالعہ کر کے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر قرآن مجید نہ آتا تو دنیا کی روحانی پیدائش بالکل بے کار ہو جاتی کیونکہ آج قرآن مجید کے بغیر وحدانیت کا چراغ بُجھ چکا ہے اس سے پہلے کسی بھی مذہب میں ایک تو وحدانیت کی تعلیم اکمل وافضل نہیں تھی دوسرے جو بھی تعلیم ہے وہ صرف محدود القوم اور محدود الزمان ہے۔

ہم اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے اب موجودہ بائبل کی ان تعلیمات کا ذکر کرتے ہیں جو اس نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق پیش کی ہیں۔

☆...... بائبل یہ بیان کرتی ہے کہ انبیاء شراب پیتے تھے اور اس قدر بدمست ہو جاتے تھے کہ انہیں یہ بھی ہوش نہیں رہتا تھا کہ وہ جس سے ہمبستر ہو رہے ہیں وہ ان کی بیوی ہے یا بیٹی چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق پیدائش باب: 19 آیت: 32 میں لکھا ہے کہ ان کی دو بیٹیوں نے اپنی نسل جاری رکھنے کیلئے حضرت لوط علیہ السلام کو اسقدر شراب پلائی کہ ان کے بے ہوش ہو جانے کے بعد لگاتار دو روز تک ان سے ہمبستری کر کے ان سے اولاد پیدا کی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ واقعہ پڑھ کر رُوح کانپتی ہے۔

☆...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بائبل بیان کرتی ہے کہ ارضِ کنعان میں قحط آ جانے کے باعث وہ مصر چلے گئے ان کی بیوی بھی ان کے ساتھ تھی جو نہایت خوبصورت تھی انہوں نے اس کو کہا کہ مصر کے لوگ جب تم سے میرے بارے میں پوچھیں کہ یہ کون ہے تو بتانا میں اس کی بہن ہوں کیونکہ اگر ان کو پتہ چلا کہ تم میری بیوی ہو تو تمہیں حاصل کرنے کیلئے کہیں وہ میرا قتل نہ کر دیں۔ (پیدائش باب: 12 آیت: 13-10)

اس واقعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتنی بھیانک تصویر کھینچی گئی ہے کہ جو خدا کے نبی کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ایک تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کیا گیا ہے دوسرے نہایت دیوث بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت کی خاطر اپنی بیوی کو غیروں کے آگے پھینکنے کے لئے راضی ہو گئے تھے۔ لیکن بعد کے واقعات بتاتے ہیں کہ فرعون مصر کے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی اچھے نکلے۔ جب اُن پر واضح ہوا کہ ابراہیم نے جھوٹ بول کر اپنی بیوی کو بہن بتایا ہے تو فرعون مصر نے پوچھا کہ تم نے ایسا جھوٹ کیوں بولا کہ اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا۔ مَیں نے تو اس سے شادی کرنے کا ارادہ کرلیا تھا لیکن اب جبکہ یہ تیری بیوی ہے تو اس کو لے کر بحفاظت چلا جا اور فرعون مصر نے ان کو کافی مال واسباب بھی دیا کہ وہ مالدار ہو گئے۔ اب دیکھئے کہ بائبل حضرت لُوط کے بارے میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیسی کیسی شرمناک باتیں بیان کرتی ہے۔

☆...... حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں پیدائش: 9 آیت 22-21 میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس قدر شراب پی کہ شراب پی کر ننگے ہو گئے اور ان کے بیٹے نے کپڑا پھینک کر ان کا ننگ ڈھانکا۔ بائبل میں حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے بھی دُشمن کے ڈر سے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا۔ (پیدائش: باب 26 آیت 7)

☆...... بائبل میں حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے شراب پی۔
(پیدائش: باب 27 آیت 25)

☆...... حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک ایک بیاہی ہوئی عورت کو نہاتے ہوئے دیکھ کر انہوں نے اس سے ہمبستری کی اور اس کے خاوند کو قتل کر دیا۔ (2 سموئیل: 5-11/2)

☆...... اسی طرح بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد جب بوڑھے ہو گئے اور قریب المرگ ہوئے تو ان کے جسم کو گرم کرنے کیلئے ایک کنواری لڑکی رکھی گئی جو ان کے ساتھ لپٹ کر ان کے جسم کو گرم کرتی تھی۔ (سلاطین: 4-1/1) دیکھو بائبل نے حضرت داؤدؑ کو کس قدر بے حیا اور ظالم ثابت کیا ہے۔

☆...... پھر بائبل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بہت سی عورتوں پر عاشق تھے اور ان کی جوروؤں نے ان کو غیر معبود کی طرف مائل کر دیا تھا۔ (1 سلاطین باب 11 آیت 2-1)

پس یہ ہے بائبل کی تعلیم جو اس نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق پیش کی ہے اور جس میں سے ایک چھوٹا سا حصہ بطور خلاصہ ہم نے اپنے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

اب بھلا خود ہی سوچئے کہ ایک مسلمان جس نے قرآن مجید پڑھا ہو اور قرآن مجید میں ان بزرگ انبیاء علیہم السلام کی عظمت وبزرگی کے واقعات پڑھے ہوں وہ کس طرح بائبل کی اس تعلیم کو ہضم کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح ہم نے عرض کیا ہے کہ بائبل میں بہت سی باتیں ایک دوسرے کی ضد اور مخالف بھی ہیں مثلاً کسی جگہ ایسی باتیں لکھی ہیں جن میں انبیاء علیہم السلام کی توہین ہے تو ساتھ ہی ان کی عظمت کی باتیں بھی لکھی ہیں مثلاً یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا تھا۔ اللہ نے فرمایا مَیں تمہیں برکت دوں گا تمہاری اولاد کو بڑھاؤں گا اس لئے کہ وہ خداوند کی راہ کی نگہبانی کر کے عدل وانصاف کرتی ہیں۔

اسی طرح انجیل میں اگرچہ عیسائیوں نے یہ کوشش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی طرح خدا اور خدا کا بیٹا ثابت کریں اور اس کیلئے انہوں نے بلا ثبوت ان کی عظمت ورفعت کے دعاوی کے پُل باندھے ہیں لیکن دوسری طرف جب آپ انجیل کا بغور مطالعہ کریں گے تو حیران ہو جائیں گے کہ انجیل نے ان کے متعلق یہ ذکر کیا ہے کہ:

☆...... عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان کئی روز تک بہکاتا رہا، پھسلاتا رہا۔ (متی باب 4 آیت 10-1)

لیکن قرآن مجید صاف فرماتا ہے: { اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَان - الحجر: 43 } کہ اے شیطان جو میرے نیک بندے ہیں ان پر تجھ کو کوئی تسلط نہیں ہو سکتا۔

☆...... انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں یہ بھی ذکر ہے کہ انہوں نے معجزہ کے طور پر شراب بنائی اور باراتیوں کو پلائی۔ (یوحنا باب: 11-1/2)

پس تمام کی تمام بائبل عہد نامہ قدیم سے لے کر جدید تک عجیب وغریب قسم کی متضاد باتوں سے بھری پڑی ہے ایک طرف انبیاء علیہم السلام کی تعریف بھی کی گئی ہے تو دوسری طرف ان کو شرابی، زانی، بے حیا، دیوث اور شیطانوں کے قبضہ میں رہنے والے لکھا گیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو تورات وانجیل نے مذہبی دنیا میں یہ بھی ایک نئی طرح کی بات پیش کی ہے اور غالباً اسی کو ذہن میں رکھ کر پوپ صاحب فرماتے ہیں کہ محمد صاحب نے نیا کیا پیش کیا ہے؟۔

خیر یہ تو انبیاء علیہم السلام کے متعلق موجودہ تورات وانجیل کی تعلیمات ہیں لیکن ملاحظہ فرمائیں کہ اس تعلق میں قرآن مجید نے کیا فرمایا ہے۔

☆...... قرآن مجید نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق "رسول" کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اور نبی کا لفظ ان کے لئے اس لئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی ہمکلامی سے سرفراز فرماتا ہے اور کثرت سے غیب کا علم ان کو بخشتا ہے۔ خدا ان کو اس لئے بھیجتا ہے تا کہ وہ دنیا میں خدا کے نام کو پھیلائیں اس کا ذکر بلند کریں اور کوشش کریں کہ نیک نمونہ بن کر مخلوق کا تعلق خدا سے جوڑ دیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود اپنے ماننے والوں کے لئے اور غیروں کے لئے ایک نمونہ ہوتا ہے۔

☆...... قرآن مجید میں رسول کیلئے ''امین'' کا لفظ بھی استعمال فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر رسول امانت دار ہی رہا ہے جو خدا کا حکم اسے ملتا رہا من وعن اپنے مخاطبین کو پہنچاتا رہا ہے۔ اور ہر رسول اپنے ماننے والوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے اور اپنی اطاعت کیلئے بلاتا رہا ہے۔ (سورۃ الشعراء آیت: 109-108)

☆...... قرآن مجید میں ہر نبی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: " وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ " (الصّٰفّٰت: 79) یعنی ہم نے بعد میں آنے والوں کے لئے ان کے ذکر خیر کو باقی رکھا ہے۔

☆...... پھر انبیاء کی شان میں فرمایا ہے کہ: " اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ " (الصّٰفّٰت: 81) کہ ہم محسنین کو یعنی انبیاء کو اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی اور نمازوں کی طرف توجہ صرف عارضی اور رمضان کے دوران ہی نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بنی رہے۔

واقفین نو بچوں کے والدین کو خصوصاً اور ہر احمدی کو عموماً یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی اولاد سے نوازے جو حقیقت میں دین کی خادم بننے والی اور صالحین میں شمار ہو۔

خود بھی ماں باپ کی خدمت کریں اور بچوں کی بھی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اپنی ماؤں کی خدمت کرنے والے ہوں۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وارشادات میں مذکور بعض دعاؤں کا تذکرہ اور احباب جماعت کو ان دعاؤں کے کرنے کی تاکید۔)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 13 / اکتوبر 2006ء بمطابق 13 / اخاء 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ-صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

آج بھی میں قرآن کریم کی متفرق دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ یہ جو رمضان کا مہینہ جا رہا ہے اور اب ہم آخری عشرے میں قدم رکھ رہے ہیں یہاں اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دکھاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو اپنے خاص قرب اور قبولیت سے نوازتا ہے۔ تو ایک احمدی کو ان خاص دنوں میں اور خاص وقت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جہاں ہم اپنی زبان میں اپنے لئے دعائیں کرتے ہیں، اپنے بیوی بچوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں، اپنے عزیزوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں وہاں وہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہیں یا جو دعائیں آنحضرت ﷺ نے کیں اور جن کو سب سے بڑھ کر قبولیت کا درجہ حاصل ہوا۔ آپ ہی تھے جن کو اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کے سب سے زیادہ آداب اور صحیح طریق آتے تھے۔ یا پھر جماعت میں رائج بعض ایسی دعائیں بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کے بتائے ہوئے راستے اختیار کرتے ہوئے اپنے لئے بھی، اپنے عزیزوں کے لئے بھی، اولاد کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی دعائیں کرنے کی توفیق پانے والے ہوں اور ہماری یہ دعائیں قبولیت کا درجہ پانے والی بھی ہوں۔ ہماری ان دعاؤں کا سلسلہ عارضی اور رمضان کے بعد ختم ہونے والا نہ ہو یا اپنے مقصد کو جس کے لئے دعائیں کی جا رہی ہیں حاصل کرنے کے بعد ہم دعائیں کرنی بند نہ کر دیں۔ یہ نہ ہو کہ جب ہم مشکل میں ہوں تو دعائیں کرنے والے اور بے چین ہو ہو کر دعا کے لئے خط لکھنے والے ہوں (بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں) اور جب اللہ تعالیٰ اس مشکل سے نکال دے تو پھر نمازوں کا بھی خیال نہ رہے۔ ایک احمدی نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوا ہے اس طرز پر نہیں چلنا، اس طرز پر اپنی زندگی نہیں گزارنی کہ کام نکل گیا تو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، رمضان ختم ہو گیا تو نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ نہ رہی۔ ہماری دعائیں ہمیشہ اور مستقل رہنے والی دعائیں ہونی چاہئیں، ہر دن ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور قبولیت دعا پر یقین میں بڑھاتے چلے جانے والا ہونا چاہئے۔ احمدی کے قدم نیکیوں میں ایک جگہ رک نہیں جانے چاہئیں۔ بلکہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے مضمون کو سمجھتے ہوئے، نیکیوں کو سمجھتے ہوئے نیکیوں میں آگے سے آگے قدم بڑھانے والا ہونا چاہئے۔ ہر معاملے میں نظر اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہئے کیونکہ مومن وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنے والا ہونا چاہئے اور اگر کوئی امتحان آئے تو تب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھکنا چاہئے۔ ایک مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ جس طرح وہ کہتے ہیں نا فصلی بٹیرے یا فصلی کوّے کہ جب فصل ہوتی ہے تو نیچے آ جاتے ہیں، اس کی طرح صرف غرض پر ہی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی ہے یا رمضان میں تو اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر لی اور اس کے بعد بھول جائیں کہ عبادتیں بھی فرض ہیں، اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے بھی ضروری ہیں۔ پس ہمیشہ ایک مومن کو شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو انعامات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے حصہ پانے والے ہوں جس میں آپ نے فرمایا کہ میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا وارث بننے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی اور نمازوں کی طرف توجہ صرف عارضی اور رمضان کے دوران ہی نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بنی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کبھی اس کی عبادت سے، اس کے حضور دعاؤں سے غافل نہ ہوں اور کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کی طرف اس قدر جھک جائیں کہ دنیا کے کیڑے کہلائیں بلکہ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جن کے نمونے سے لوگوں کو خدا یاد آ دے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے دراصل دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ پس جب ہماری یہ حالت ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ہمارے لئے ہر حال میں سکینت کے سامان پیدا فرمائے گا، اپنے فضلوں سے بھی نوازتا رہے گا اور ہماری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پاتی رہیں گی۔

اب جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میں آج متفرق دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا، چند دعائیں پیش کرتا ہوں۔ جو سب سے پہلی دعا میں نے لی ہے وہ نیک اعمال بجالانے کی توفیق حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کی دعا ہے۔ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ أَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ أَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ (سورۃ النمل: 20) اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

انسان نیکیوں کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بھی اس کی دی ہوئی توفیق سے ہی ملتا ہے۔ جن لوگوں کو دعاؤں کا فہم و ادراک نہیں، جن لوگوں کو خدا کی قدرتوں کا صحیح فہم نہیں وہ اگر کوئی کامیابی حاصل کرلیں تو وہ اس کو اپنی صلاحیتوں پر محمول کرتے ہیں، اپنے ہنر یا اپنی کوشش یا اپنے علم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن ایک نیک بندہ ہمیشہ ہر انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اے اللہ یہ تیرا فضل ہے جس کی وجہ سے مجھے انعام ملا ہے اور اس پر میں تیرا شکر گزار ہوں اور اس شکر گزاری کے اظہار کے طور پر مزید تیرے آگے جھکتا ہوں، تو مجھے توفیق دے کہ ہمیشہ تیرا شکر گزار رہوں اور کبھی میرے سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو تجھے پسند نہ ہو۔ میرا شمار ہمیشہ نیکوکار لوگوں میں ہو، نیک کام کرنے والے لوگوں میں ہو، ایسے احمدیوں میں ہو جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کو دیکھ کر دوسروں کو خدا یاد آ جائے۔ دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہو کہ نیکیاں کمانے کے لئے، خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہ نمونے حاصل کرنے چاہئیں، وہ طریق اختیار کرنے چاہئیں جو ایسے احمدی کے ہیں جن کو دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آتا ہے۔ ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان اور انعام آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونا بھی ہے اور پھر آپ کی جماعت میں شامل ہو کر ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس انعام سے بھی نوازا ہے جس کا گزشتہ پندرہ سو سال سے مسلمان انتظار کر رہے ہیں اور جس کی عدم موجودگی کی وجہ سے، جس کے مسلمانوں میں قائم نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے، تفرقہ پڑا ہوا ہے اور وہ آپس میں بکھرے ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے پاس حکومتیں بھی ہیں، تیل کی دولت بھی ہے، دوسرے قدرتی وسائل بھی ہیں لیکن غیروں نے ان کو اپنا زیر نگیں کیا ہوا ہے۔ ہر ملک کا دوسرے ملک کے خلاف ایسا رویہ ہوتا ہے کہ جس طرح دو دشمنوں کا ہے، رنجشیں ہیں، مسلمان ملکوں میں آپس میں رنجشیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں، ہر فرقہ دوسرے فرقے کی گردنیں مارنے پر ہر وقت تیار بیٹھا ہے، ایک دوسرے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، علماء مسلمانوں کی غلط رہنمائی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں اتنی خوبصورت تعلیم دی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی یہ حالت کیوں بنی ہوئی ہے؟ صرف اس لئے کہ آنے والے مسیح و مہدی کے انکاری ہیں۔ پس ایک احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر شکر گزار ہونا چاہئے کہ آج دنیا میں ایک احمدی کی پہچان مختلف رنگ میں ہے۔ احمدی جہاں بھی، جب بھی شرفاء میں تعارف حاصل کرتا ہے اور اسلام کی تعلیم کے صحیح پہلو سامنے رکھتا ہے تو ہر جگہ اس کی عزت کی جاتی ہے۔ پس اس عزت اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر احمدی کو شکر گزار ہونا چاہئے اور یہ شکر گزاری اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر مزید نیکیوں کی توفیق بھی دیتی ہے اور نیک اعمال پھر اللہ تعالیٰ کے قرب کے معیار مزید بڑھانے میں مدد دیتے ہیں اور اس طرح ایک سچے احمدی کا محور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات رہ جاتا ہے جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو نیک اعمال بجالانے اور شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر دوسری دعا جو میں نے لی ہے یہ اولاد کے بارے میں ہے۔ ہر مرد و عورت کی جب شادی ہوتی ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے اولاد ہو۔ اگر شادی کو کچھ عرصہ گزر جائے اور اولاد نہ ہو تو بڑی پریشانی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ مجھے بھی احمدیوں کے کئی خط روزانہ آتے ہیں جن میں اس پریشانی کا اظہار ہوتا ہے، دعا کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اولاد کی خواہش ہمیشہ اس دعا کے ساتھ کرنی چاہئے کہ نیک صالح اولاد ہو جو دین کی خدمت کرنے والی ہو اور اعمال صالحہ بجالانے والی ہو۔ اس کے لئے سب سے ضروری بات والدین کے لئے یہ ہے کہ وہ خود بھی اولاد کے لئے دعا کریں اور اپنی حالت پر بھی غور کریں۔ بعض ایسے ہیں جب دعا کے لئے کہیں اور ان سے سوال کرو کہ کیا نمازوں کی طرف تمہاری توجہ ہوئی ہے، دعائیں کرتے ہو؟ تو پتہ چلتا ہے کہ جس طرح توجہ ہونی چاہئے اس طرح نہیں ہے۔ میں اس طرف بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ اولاد کی خواہش ... سے پہلے اور اگر اولاد ہے تو اس کی تربیت کے لئے اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ جب اولاد سے نوازے یا جو اولاد موجود ہے وہ نیکیوں پر قدم مارنے والی ہو اور قرۃ العین ہو۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا حضرت زکریاؑ کے حوالے سے ہمیں سکھائی ہے کہ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (سورۃ آل عمران: 39) کہ اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔ ایسی پاک نسل عطا کر جو تیری رضا کی راہوں پر چلنے والی ہو۔ اور جب انسان یہ دعا کر رہا ہو تو خود اپنی حالت پہ بھی غور کر رہا ہوتا ہے کہ کیا میں ان سارے حکموں پر عمل کر رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں؟

پھر ایک جگہ حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر ہے، فرمایا رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (سورۃ الصّٰفّٰت: 101) اے میرے رب مجھے صالحین میں سے وارث عطا کر، مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما۔ پس جو والدین اولاد کے خواہش مند ہوں انہیں نیک اولاد کی خواہش کرنی چاہئے اور پھر اولاد کی تربیت بھی اس کے مطابق ہو اور جیسا کہ میں نے کہا اولاد کی تربیت کے لئے سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔

واقفین نو بچوں کے جو والدین ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے جس انعام سے نوازا تھا اس نے تو قربانی کا بھی اعلیٰ معیار قائم کر دیا۔ پس جو والدین اپنے بچوں کو وقف نو میں شامل کرتے ہیں انہیں خصوصاً اور دوسروں کو بھی عام طور پر ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتے ہوئے انہیں ایسی اولاد سے نوازے جو حقیقت میں دین کی خادم بننے والی ہو، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے والی ہو اور صالحین میں شمار ہو۔

اولاد کی اصلاح کے ضمن میں ایک اور قرآنی دعا اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ (سورۃ الاحقاف: 16) کہ میرے بچوں کی بھی اصلاح فرما، کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے .... ان کی وجہ سے بھی اکثر انسان پر مصائب شدائد آ جایا کرتے ہیں" بڑی سخت مصیبتیں آ جایا کرتی ہیں تو اولاد کے لئے بہت دعا کرنی چاہئے۔ فرمایا" تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔" (الحکم جلد 12 نمبر 16 مورخہ 2 مارچ 1908ء، صفحہ 6، ملفوظات جلد پنجم صفحہ 456 جدید ایڈیشن)

پھر والدین کا وجود ہے، یہ ایسا وجود ہے کہ انسان تمام عمر بھی ان کے احسانوں کا بدلہ نہیں اتار سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی تمہارے ساتھ سلوک کریں، تمہارے سے سختی کریں، نرمی کریں، تم نے ہر حال میں ان سے نرمی اور محبت کا سلوک کرنا ہے۔ تم نے ان کی کسی بری لگنے والی بات پر بھی اُف تک نہیں کہنی۔ صبر سے ہر چیز کو برداشت کرنا ہے۔ ہمیشہ ان سے نرمی اور پیار کا معاملہ رکھنا ہے کیونکہ تمہارے بچپن میں ان کی جو تمہارے لئے قربانیاں ہیں تم ان کا احسان نہیں اتار سکتے۔ اور یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے لئے اس طرح دعا کیا کرو کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا (بنی اسرائیل: 25) کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مٹی میں ملے اس کی ناک، مٹی میں ملے اس کی ناک۔ یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے۔ یعنی ایسا شخص قابل مذمت ہے، بڑا بدبخت اور بدقسمت ہے۔ لوگوں نے عرض کی کونسا شخص؟ تو آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

(مسلم کتاب البر و الصلۃ باب رغم انف من ادرک ابویہ)

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ جس نے رمضان پایا اور اپنے گناہ نہ بخشوائے اور والدین کو پایا اور اپنی بخشش کے سامان نہ کروائے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب قول رسول اللہ رغم انف رجل)

آپ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا، سب سے زیادہ حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر تیسری دفعہ پوچھا آپ نے فرمایا تیری ماں اور چوتھی دفعہ پوچھنے پر فرمایا تیرا باپ۔

(بخاری کتاب الأدب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

تو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کے احسانوں کا ایک انسان بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن دعا اور حسن سلوک ضروری ہے۔ اس سے کچھ حد تک آدمی اپنے فرائض کو ادا کر سکتا ہے اور اسی سے بخشش ہے۔

اس ضمن میں ایک بات یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب معاشرے میں برائیاں پھیلتی ہیں تو پھر ہر طرف سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ماں باپ کی طرف سے بھی شکائتیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ

خود تو ماں باپ کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں جو بڑی اچھی بات ہے، کرنی چاہئے۔ لیکن اپنے بچوں کو اس طرح ان کی ماں کی خدمت کی طرف توجہ نہیں دلا رہے ہوتے جس کی وجہ سے پھر آئندہ نسل بگڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔ تو آپ بھی ماں باپ کی خدمت کریں اور بچوں کی بھی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اپنی ماؤں کی خدمت کرنے والے ہوں۔ اور بعض دفعہ جب ایک انسان بچوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدسلوکی کر رہا ہوگا، اس کی بے عزتی کر رہا ہوگا تو عزت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ماؤں کی عزت قائم کروانے کے لئے اور بچوں کی تربیت کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی بیویوں کی، اپنے بچوں کی ماؤں کی عزت کریں۔

اب میں بعض قرآنی دعائیں جن میں مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی گئی ہے پیش کرتا ہوں۔ یہ دعائیں ہو سکتا ہے بعضوں کو یاد بھی ہوں لیکن بعض کو یاد نہیں ہوں گی۔ لیکن جب میں یہ دعائیں پڑھوں تو آپ لوگ میرے ساتھ پڑھتے جائیں یا آمین کہتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مخالفین کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور رحم فرمائے اور ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ہم پر ڈالے، ثبات قدم عطا فرمائے۔ بعض جگہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جو احمدیوں کے لئے برداشت سے باہر ہوتے ہیں تو کبھی کسی احمدی کے لئے کوئی ایسا موقع نہ آئے کہ جہاں وہ ٹھوکر کھانے والا ہو۔ ہمیشہ ہم میں سے ہر ایک ان برکتوں کا وارث بنتا رہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کی ہیں۔

ایک دعا ہے رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ (سورۃ المومنون:27) اے میرے رب میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا۔ پھر رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِہٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (سورۃ التحریم:12) اے میرے رب میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ یہ وہ دعا ہے جو فرعون کی بیوی نے کی تھی۔ احمدیوں کے لئے تو بعض ملکوں میں بڑے شدید حالات ہیں۔ کئی فرعون کھڑے ہوئے ہوئے ہیں۔

پھر ایک دعا ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ (سورۃ الاعراف:90) اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (سورۃ القمر:11) میں یقیناً بہت مغلوب ہوں میری مدد کر۔ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ الشعراء:119) پس میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما، مجھے اور میرے ساتھ ایمان والوں کو نجات عطا فرما۔

فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ (سورۃ المائدہ:25) ہمارے درمیان اور فاسق قوم کے درمیان فرق کر دے۔ اس دعا کو بھی آجکل بہت پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے اور مسلمان ملکوں میں جماعت کے لئے راستے ہموار ہوں تا کہ ان کو صحیح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا جائے اور اس راستے میں جو روکیں ہیں، جو سختیاں ہیں جو ان مسلمان کہلانے والوں نے احمدیوں پر روا رکھی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو دور فرمائے۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ (سورۃ آل عمران:54) اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لے آئے جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور یہ بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ ہمیں استقامت عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ اس پر قائم رہیں۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (سورۃ .... 99،98) اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے لے کر اب تک ہمیشہ شیطانوں نے وسوسے ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مسلم امت میں جن لوگوں کے پاس منبر تھا، جو لوگ بظاہر نام نہاد دین کے علمبردار سمجھے جاتے تھے ان لوگوں نے امت کو ورغلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور یہی لوگ ہیں جنہوں نے اس قسم کے وسوسے ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نفرتوں کی دیواریں کھڑی کی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے وسوسوں سے جو شیطانوں کا رول ادا کر رہے ہیں ہمیشہ پناہ مانگنی چاہئے۔

اب آنحضرت ﷺ کی بعض دعائیں ہیں۔ حضرت ابو بردہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب کسی قوم کی طرف سے خوف محسوس کرتے تھے تو ان الفاظ میں دعا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما) کہ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ یعنی ہم ان کے شر سے تیری حفاظت میں آتے ہیں۔

ثبات قدم کے لئے، دین پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے یہ دعا سکھائی۔ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ اے ام المومنین جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہوتے تھے تو ان کی اکثر دعا کیا ہوا کرتی تھی؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید) اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم کر دے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کثرت سے دعائیں کیں کہ ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کی ہیں مگر ہمیں تو ان دعاؤں میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہے۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ یہ دعا کیا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید) اے اللہ! ہم تجھ سے اس خیر کے طالب ہیں جس خیر کے طالب تیرے نبی ﷺ تھے اور ہم اس شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے پناہ طلب کی تھی اور اصل مددگار تو ہی ہے اور تجھ ہی سے ہم دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ تو ہم نیکی کرنے کی طاقت پاتے ہیں اور نہ ہی شیطان کے حملوں سے بچنے کی قوت۔

پھر ابو ہانی بتاتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن الحُبلی سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے، وہ دونوں کہتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان کے دل خدائے رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں میں ایک دل کی مانند ہیں، وہ اسے جیسا چاہتا ہے پھیرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ (مسلم کتاب القدر باب تصریف اللہ تعالیٰ القلوب کیف شاء) اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت میں پھیر دے۔ اطاعت سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

ظالموں کے ظلم سے نجات پانے کے لئے جو دعا آپ نے سکھائی اس کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔ خالد بن عمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے لئے یہ دعائیں کئے بغیر مجلس سے کم ہی اٹھتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت یوں بانٹ جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے۔ اور تو ہمیں ایسا یقین عطا کر جس سے تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے۔ اور تو ہمیں ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری قوتوں سے تب تک فائدہ اٹھانے کی توفیق دے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہمارا وارث بنا۔ اور ہمارے اوپر ظلم کرنے والے سے ہمارا انتقام لینے والا تو ہی بن۔ اور ہم سے دشمنی رکھنے والے کے مقابل پر ہماری مدد فرما۔ ہمارے مصائب ہمارے دین کی وجہ سے نہ ہوں۔ اور دنیا کمانا ہی ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کا مقصود نہ ہو۔ اور تو ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید)

پھر حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا اور میری نصرت کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا اور میرے حق میں تدبیر کر مگر میرے خلاف تدبیر نہ کرنا اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان بنا دے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد کر۔ اے اللہ مجھے اپنا بہت شکر کرنے والا، کثرت سے تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے بہت ڈرنے والا اور اپنا بے حد مطیع اور اپنی طرف جھکنے والا، بہت نرم دل اور جھکنے والا بنا دے۔ اے اللہ میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو ڈال اور میری دعا قبول کر اور

میری دلیل کو مضبوط بنادے اور میری زبان کو درستگی بخش اور میرے دل کو ہدایت عطا کر اور میرے سینے کے کینے کو دور کر دے۔(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

اب بعض دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہیں جو الہامی دعائیں ہیں۔ان میں سے ایک دعا ہے" رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا۔"(بدر جلد 2نمبر 48 مؤرخہ 29/ نومبر 1906ء صفحہ 3. الحکم جلد 10نمبر40مورخہ24/نومبر1906، صفحہ1. تذکرہ صفحہ578 ایڈیشن چہارم)

پھر ستمبر 1906ء کا الہام ہے" رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔"(بدر جلد 2نمبر 37 مؤرخہ 13/ ستمبر 1906ء صفحہ3، الحکم جلد10نمبر31 مورخہ10/ستمبر1906، صفحہ1.الحکم جلد10نمبر32 مؤرخہ 17/ ستمبر 1906صفحہ 1 .تذکرہ صفحہ568ایڈیشن چہارم)

"رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ۔اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کر۔"

(بدر جلد 6نمبر 32مؤرخہ 8/ اگست 1907ء صفحہ 4، الحکم جلد 11 نمبر 28 مؤرخہ 10/ اگست 1907ء صفحہ 2)

" رَبَّنَا لَاتَجْعَلْنَا طُعْمَۃً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کی خوراک نہ بنا۔"(البشریٰ مرتبہ حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ صفحہ 53. تذکرہ صفحہ684ایڈیشن چہارم)

"رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ، رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ، رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ، رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔(تحفہ بغداد، روحانی خزائن جلد 7صفحہ 25) اے میرے رب مجھے دکھلا کہ تو کیونکر مردوں کو زندہ کرتا ہے، اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر، اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے، اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔"

"یَا رَبِّ یَارَبِّ انْصُرْ عَبْدَکَ وَاخْذُلْ اَعْدَائَکَ۔ اِسْتَجِبْنِیْ یَارَبِّ اسْتَجِبْنِیْ۔ اِلَامَ یُسْتَھْزَأُبِکَ وَ بِرَسُوْلِکَ۔ وَ حَتَّامَ یُکَذِّبُوْنَ کِتَابَکَ وَیَسُبُّوْنَ نَبِیَّکَ۔ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مُعِیْنُ۔(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5صفحہ 569) اے میرے رب اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمن کو ذلیل و رسوا کر۔اے میرے رب میری دعا سن اور اسے قبول فرما۔کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جائے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔اے ازلی ابدی، اے مددگار خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

گزشتہ کچھ عرصے سے مغرب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں یا قرآن کریم کے بارے میں یا اسلام کے بارے میں مستقل کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں۔تو اس کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر بہت دعا کریں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور ان کے شر سے بچائے۔

پھر الہام ہے"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔اے حی اے قیوم میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔یقیناً میرا رب آسمان اور زمین کا رب ہے۔"

(الحکم جلد 3نمبر 22 مورخہ 23/جون 1899، صفحہ8. تذکرہ صفحہ297ایڈیشن چہارم)

امت مسلمہ کے لئے دعا کریں کہ" رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔(براہین احمدیہ .روحانی خزائن جلدنمبر1صفحہ266.تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن چہارم) اے میرے رب العزت امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔

پھر ایک ہے" اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا۔"

(بدر جلد 6نمبر14مورخہ4/اپریل1907ء .الحکم جلد 11 نمبر12 مورخہ 10/اپریل1907صفحہ1.تذکرہ صفحہ 600. ایڈیشن چہارم)

پھر مئی 1906ء کا الہام ہے" رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ۔ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔"(بدر جلد 2نمبر 23 مؤرخہ 7/ جون 1906ء الحکم جلد 10نمبر 20مؤرخہ 10/ جون 1906، صفحہ 1. حقیقۃ الوحی .روحانی خزائن جلد 22 صفحہ411 حاشیہ. تذکرہ صفحہ532ایڈیشن چہارم)

آجکل مختلف جگہوں پر دنیا میں مسلمان ملکوں میں مُلّاں بھی بڑا تیز ہوا ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسے نازیبا اور گھٹیا الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ ان کو سُن کر سینہ چھلنی ہو جاتا ہے۔یہ دعا بہت کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یا تو ان کو عقل دے یا پھر ایسا واضح فرق دکھلائے اور ان کو اپنے انجام تک پہنچائے کہ جو دوسروں کے لئے بھی عبرت بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ" اے ہمارے رب ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری آزمائشیں اور تکالیف دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غم سے نجات دے دے اور ہمارے کاموں کی کفالت فرما اور اے ہمارے محبوب ہم جہاں بھی ہوں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے ننگوں کو ڈھانپے رکھ اور ہمارے خطرات کو امن میں تبدیل کر دے۔ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا ہے اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔دنیا و آخرت میں تو ہی ہمارا آقا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔اے رب العالمین میری دعا قبول فرما۔"

(ترجمہ از عربی عبارت. تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

مسلمانوں کے جو بڑے بڑے علماء ہیں، سردار بنے پھرتے ہیں ان کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ" اے مسلمانوں کے شیوخ اور رہنماؤ گواہ رہو کہ میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے اس سے تمہارے لئے ہدایت طلب کرتا ہوں۔اے میرے رب! اے میرے رب! میری قوم کے بارہ میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارہ میں میرے تضرعات کو سن۔میں تیرے نبی خاتم النبیین و شفیع المذنبین (ﷺ) کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔اے میرے رب! انہیں ظلمات سے اپنے نور کی طرف نکال اور دوریوں کے صحراء سے اپنے حضور میں لے آ۔اے میرے رب! ان لوگوں پر رحم کر جو مجھ پر لعنت ڈالتے ہیں اور اپنی ہلاکت سے اس قوم کو بچا جو میرے دونوں ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں۔ان کے دلوں کی جڑوں میں ہدایت داخل فرما۔ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما۔انہیں بخش دے اور انہیں معاف فرما۔ان سے صلح فرما۔انہیں پاک و صاف کر اور انہیں ایسی آنکھیں دے جن سے وہ دیکھ سکیں اور ایسے کان دے جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل دے جن سے وہ سمجھ سکیں اور ایسے انوار عطا فرما جن سے وہ پہچان سکیں۔اور ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے درگزر فرما کیونکہ یہ ایسی قوم ہیں جو جانتے نہیں۔

اے میرے رب مصطفیٰ ﷺ کے منہ اور ان کے بلند درجات اور راتوں کے اوقات میں قیام کرنے والے مومنین اور دوپہر کی روشنی میں غزوات میں شریک ہونے والے نمازیوں اور جنگوں میں تیری خاطر سوار ہونے والے مجاہدین اور ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرنے والے قافلوں کا واسطہ! تو ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان صلح کروا۔تو ان کی آنکھیں کھول دے اور ان کے دلوں کو منور فرما۔انہیں وہ کچھ سمجھا جو تو نے مجھے سمجھایا ہے اور ان کو تقویٰ کی راہوں کا علم عطا کر۔جو کچھ گزر چکا وہ معاف فرما۔اور آخر میں ہماری دعا یہ ہے کہ تمام تعریفیں بلند آسمانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہیں۔"

(ترجمہ از عربی عبارت.آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 23,22)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی دعائیں کی ہیں، اتنے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی، پھر بھی یہ قوم کو برائیوں اور بگاڑ کی طرف لیتے چلے جا رہے ہیں۔اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ جو تقدیر چلاتا ہے اور جو اس کا منطقی نتیجہ نکلنا چاہئے وہ نکلے گا انشاء اللہ۔لیکن ہمیں بہرحال دعا کرنی چاہئے، اگر ان کے لئے اصلاح مقدر ہے تو اللہ تعالیٰ جلد ان کی اصلاح فرمائے تاکہ یہ مزید گناہوں سے بچ جائیں اور قوم مزید بگڑنے سے محفوظ رہے۔ورنہ ایسے لوگ جو سردار ہیں، جنہوں نے قوم میں تفرقہ پیدا کیا ہوا ہے ان کو پھر اللہ تعالیٰ خود نپٹے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعاؤں کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ" ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

مبشر احمد خالد صاحب

ذاتی تجربات کی روشنی میں

وقف عارضی کے فوائد و برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1966ء میں وقف عارضی جیسی بابرکت تحریک جاری فرمائی۔ اس تحریک کے جاری کرنے کا بڑا مقصد جماعت میں تعلیم القرآن کے پروگرام کو منظم و فعال بنانا تھا۔ نیز افراد جماعت کی تعلیم و تربیت پیش نظر تھی۔ اسی طرح وقف عارضی کرنے والوں کو اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے اپنی ذاتی تعلیم و تربیت اور اصلاح کا موقع فراہم کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مبارک تحریک ان تمام پہلوؤں سے بہت ہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔

خاکسار کو بھی زمانہ طالب علمی میں دو دفعہ وقف عارضی کرنے کا موقع ملا۔ پہلی دفعہ 1981ء میں گلگشت کالونی ملتان میں جب خاکسار جامعہ احمدیہ کے درجہ ثانیہ میں پڑھتا تھا۔ اور دوسری دفعہ 1982ء میں جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں وقف عارضی کرنے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں دفعہ وقف عارضی کرنے کا بہت مزا آیا اور ذاتی معلومات اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بڑا فائدہ ہوا۔ زمانہ طالب علمی کا یہ تجربہ عملی زندگی میں بھی بہت کام آیا۔ لہٰذا خاکسار اپنے ذاتی تجربہ کی رو سے پورے وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ یہ بابرکت تحریک ذاتی اور جماعتی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بہت ہی مفید اور نتیجہ خیز ہے۔ وقف عارضی سے خاکسار کو جو ذاتی طور پر فوائد اور تجربات حاصل ہوئے ان کا اس مضمون میں افادہ عام کیلئے مختصراً ذکر کرنا مقصود ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ افراد جماعت میں وقف عارضی کرنے کی تحریک پیدا ہو۔

تعلیم القرآن

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پاک ہے کہ:۔

تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو خود قرآن کریم سیکھتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔ (بخاری کتاب الفضائل)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی فضائل القرآن باب من قرأ حرفاً)

ایک حدیث میں تو قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت یہاں تک بیان کی گئی ہے کہ قرآن کریم کا ایک حرف پڑھنا دس نیکیوں کے برابر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا قرآن مجید سے عشق و محبت آپ کے اس ایک شعر سے ہی ظاہر ہے:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اسی طرح حضور اپنی کتاب کشتی نوح میں قرآن کریم کی اہمیت اور فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

پس اس عظیم و مقدس کتاب کو پڑھنے اور پڑھانے کیلئے اور تعلیم القرآن کے پروگرام کو منظم و فعال بنانے کیلئے وقف عارضی کی تحریک جاری فرمائی گئی تھی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جنہوں نے اس مبارک تحریک کو جاری فرمایا اس تحریک کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جُوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کیلئے ایک نمونہ بن جائیں۔" (الفضل 14 مئی 1969ء)

پس حضور کی اسی ہدایت کے پیش نظر دونوں دفعہ وقف عارضی کے دوران مجھے اور میرے دوسرے ساتھیوں کو سب سے زیادہ توجہ قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کی طرف دینے کی توفیق ملی اور مذکورہ جماعتوں میں قرآن کریم کے درس و تدریس اور کلاسز کو منظم و فعال بنانے کا موقع ملا۔ اور جامعہ احمدیہ میں قرآن کریم کا جو علم حاصل کیا تھا اسے دوسروں تک پہنچانے اور سکھانے کا موقع ملا۔

پس وقف عارضی قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے کیلئے ایک بہترین موقع ہے۔

محاسبۂ نفس

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

یعنی کیا تم دوسرے لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو۔ (البقرہ:45)

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

یعنی جو کام تم خود نہیں کرتے اسے دوسروں کو کرنے کیلئے کیوں کہتے ہو۔ (الصف:3)

پس قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں وقف عارضی کے دوران ایک وقف عارضی کرنے والے کو ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کرنا پڑتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے ذاتی تربیت و اصلاح کی بھی توفیق ملتی ہے۔ چنانچہ اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے ...... وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کیلئے نیک نمونہ بنیں۔ ان کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔

(الفضل 12 فروری 1977ء)

پس اس پہلو سے ہمیں بھی وقف عارضی کے دوران اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے کا خوب موقع ملا اور اپنی کمزوریوں کو دور کر کے اپنی ذاتی تربیت و اصلاح کی توفیق ملی۔ ہمارے روزانہ کے پروگرام میں عملی لحاظ سے بعض کمزور احمدیوں سے رابطہ کر کے ان کو جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلانا اور نیکیوں کی تلقین کرنا بھی شامل تھا۔ روزانہ جن احباب سے ملاقات و رابطہ کا پروگرام ہوتا ان کے متعلق محترم صدر صاحب جماعت اور دیگر متعلقہ عہدیداران سے بریفنگ حاصل کر لی جاتی جس کی روشنی میں ان کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ اگر کسی کے متعلق کسی ایسی کمزوری کا علم ہوتا جو کلی طور پر یا جزوی طور پر اپنے اندر بھی محسوس ہوتی تو اس وقت اس کمزوری کی طرف دوسروں کو توجہ دلانا طبیعت پر بہت گراں گزرتا لہٰذا اسی وقت یہ عہد کرنے کی توفیق ملتی کہ آئندہ اس کمزوری سے ہر ممکن نجات حاصل کرنی ہے۔ لہٰذا اس طرح وقف عارضی کے دوران اپنی ذاتی اصلاح کی بھی خوب توفیق ملی۔ وقف عارضی کے دوران دعاؤں کی بھی بہت زیادہ توفیق ملتی رہی۔ بعض جماعت کے بھی دوست دعا کے لئے کہتے تھے ان کیلئے دعا کی توفیق ملتی رہی اور قبولیت دعا کے کئی نشانات بھی دیکھے۔

خود اعتمادی

وقف عارضی اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرنے کا بھی ایک اچھا ذریعہ ہے۔ دوران وقف عارضی نمازیں پڑھانے، درس و تدریس کا کام کرنے، قرآن کریم پڑھانے، مختلف قسم کے لوگوں سے ملنے ملانے، خطبات و تقاریر کرنے، دعوت الی اللہ کرنے نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے نتیجہ میں ہمارے اندر بہت زیادہ خود اعتمادی پیدا ہوئی اور ہر قسم کی جھجک اور حجاب دور کرنے میں مدد ملی۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب میں نے عملی میدان میں قدم رکھا تو مجھے کوئی دقت یا مشکل پیش نہ آئی۔ اور وقف عارضی کا تجربہ میرے بہت کام آیا۔

جماعتوں میں بیداری

یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان اپنوں کی نسبت دوسروں کی بات کا اثر جلد اور زیادہ قبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مقامی واعظ اور ناصح کی بات کا عموماً وہ اثر نہیں پیدا ہوتا جو باہر سے آنے والے مربی یا معلم کا ہوتا ہے۔ لہٰذا وقف عارضی کے نتیجہ میں جماعتوں میں جو بیداری دو تین ہفتے کے اندر پیدا ہوتی ہے وہ مقامی طور پر کئی مہینوں کی کوشش سے بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ چنانچہ وقف عارضی کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بیداری پیدا ہو۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہئے۔ ان دوستوں سے (یعنی وقف عارضی کرنے والوں سے) ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ ایسی جماعتوں کے سست اور غافل افراد کو چست کرنے کی کوشش کریں۔"

(مطبوعہ الفضل 23 مارچ 1966ء)

پس اس پہلو سے حضور کی یہ تحریک بہت نتیجہ خیز اور بابرکت ثابت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن دو مذکورہ جماعتوں میں وقف عارضی کی توفیق ملی وہاں شروع کے دنوں میں نمازوں کی وہ حاضری نہیں تھی جو ایک ہفتہ کی کوشش اور رابطہ و ملاقات سے ہو گئی تھی اور کوشش اور دعا کے نتیجہ میں ایسے ایسے دوست بھی بیت الذکر میں باقاعدگی سے آنے لگے جو لمبا لمبا عرصہ بیت الذکر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ باہر سے جانے والے کی تحریک اور تلقین کا زیادہ اثر ہوتا ہے لہٰذا اس پہلو سے بھی یہ وقف عارضی بہت مفید ثابت ہوئی۔

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ تربیت اور اصلاح و ارشاد کا کام صرف مربیان و معلمین کا ہے حالانکہ لاکھوں افراد کی تعلیم و تربیت صرف چند سو افراد کیسے کر سکتے ہیں جب تک کہ ہر احمدی اس کام میں حصہ نہیں لیتا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کیلئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے وقف عارضی کی سکیم جاری کی ہے

اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔"

تحدیث نعمت کے طور پر خاکسار یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں وقف عارضی کے نتیجہ میں جہاں اس جماعت میں عمومی طور پر تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بیداری پیدا ہوئی وہاں ایک پانچویں کلاس کے ہونہار۔ بچے کے دل میں زندگی وقف کر کے مربی سلسلہ بننے کا شوق پیدا ہوا۔ جس نے اس معصومیت کی عمر میں کئے گئے اپنے عہد کو نبھاتے ہوئے میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ اور اب بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔

مطالعہ وسیع کرنے کا موقع

وقف عارضی کے دوران ہمیں اپنا مطالعہ وسیع کرنے کا بھی موقع ملا۔ درس و تدریس اور خطبات و تقاریر سے پہلے تیاری کے نقطہ نظر سے کافی مطالعہ کرنا پڑتا۔ اسی طرح ہم سے بوجہ جامعہ احمدیہ کے طلباء ہونے کے افراد جماعت مختلف نوعیت کے سوالات پوچھتے جس سوال کا جواب ہم تسلی بخش نہ دے پاتے اس کے ضمن میں بھی مطالعہ کرنا پڑتا۔ دعوت الی اللہ کے دوران بعض ایسے سوالات سامنے آجاتے کہ ان کے پیش نظر مطالعہ کی ضرورت محسوس ہوتی۔ نیز وقت کو گزارنے کیلئے بھی مطالعہ ہی ایک عمدہ طریق محسوس ہوتا۔ لہٰذا وقف عارضی کے دوران جو کچھ جامعہ میں پڑھ چکے تھے ایک تو اسے استعمال کرنے کا موقع ملا اور ساتھ ساتھ اپنے مطالعہ میں مزید وسعت پیدا کرنے کی بھی توفیق ملی۔

باہمی اخوت

وقف عارضی کے نتیجہ میں ذاتی واقفیت اور تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے جہاں انسان کچھ عرصہ گزارتا ہے ظاہر بات ہے وہاں کے لوگوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلقات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات اس واقفیت اور تعلقات کا سلسلہ لمبا عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ خاکسار کو جن دو جماعتوں میں وقف عارضی کرنے کا موقع ملا۔ وہاں کے لوگوں سے پچیس چھبیس سال گزرنے کے باوجود آج تک تعلقات قائم ہیں لہٰذا وقف عارضی افراد جماعت کے مابین تعلقات پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

خود کھانا تیار کرنے کا تجربہ

وقف عارضی کرنے والوں کو یہ ہدایت ہوتی ہے کہ وہ یہ کار خیر اپنے ذاتی خرچ سے بجا لائیں اور رہائش کے علاوہ کسی قسم کا کھانے پینے کا بوجھ مقامی جماعت پر نہ ڈالیں۔ اور اپنے کھانے پینے کا انتظام خود کریں۔ البتہ مجبوری کی صورت میں معاوضہ کے ساتھ کھانا تیار کروایا جا سکتا ہے۔ پس اس صورتحال کے پیش نظر خاص طور پر دیہاتی جماعتوں میں کھانا خود تیار کرنے کا موقع ملتا ہے البتہ شہری جماعتوں میں بعض اوقات ہوٹل وغیرہ کی سہولت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ گلگشت کالونی ملتان کی وقف عارضی میں میرے دوسرے ساتھی مکرم فہیم احمد خالد صاحب حال مربی سلسلہ، ہم دونوں کو کھانا پکانا نہیں آتا تھا۔ مگر ہم دونوں نے وقف عارضی کے دوران کھانا خود تیار کرنے کا فیصلہ کیا اور اس طرح ہمیں پہلی دفعہ خود کھانا تیار کرنے کا موقع ملا جس کے بعد اپنی ذاتی ضرورت کے مطابق کھانا پکانے کی پریکٹس ہو گئی۔ اور اس کے بعد ہمیشہ کیلئے کھانا پکانے کی مشکل آسان ہو گئی۔ جو صرف اور صرف وقف عارضی کا نتیجہ ہے۔

سیر و تفریح کا موقع

وہ لوگ جو سیر و تفریح کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ وقف عارضی کے ساتھ ساتھ اپنے اس شوق کو بھی پورا کر سکتے ہیں۔ وقف عارضی کیلئے ذاتی پسند کی جماعت کے انتخاب کی اجازت ہوتی ہے۔ اس لئے وقف عارضی کیلئے ایسے شہروں یا علاقوں کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے جو وقف عارضی کرنے والا دیکھنے کا شوق رکھتا ہو۔ ہم نے بھی وقف عارضی سے قبل ملتان دیکھا ہوا نہیں تھا۔ چونکہ اس شہر کی تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک حیثیت ہے اور یہ شہر اولیاء اللہ کی سرزمین کہلاتا ہے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم ملتان شہر میں وقف عارضی کرتے ہیں اور اس بہانے یہ تاریخی شہر بھی دیکھ لیں گے اس شہر کے بارہ میں یہ بھی پڑھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی ملتان تشریف لائے تھے۔ اور آپ نے حضرت شاہ شمس تبریز کے مزار پر دعا کی تھی۔ چنانچہ اس پہلو سے بھی ملتان کو دیکھنے کا اشتیاق تھا چنانچہ وقف عارضی کے دوران ملتان کے جتنے تفریحی اور اہم قابل ذکر مقامات تھے وہ دیکھنے کا موقع ملا۔ نیز وہاں دو معروف بزرگوں حضرت شاہ رکن عالم اور حضرت شمس تبریز کے مزاروں پر جا کر دعا کرنے کا بھی موقع ملا۔ اس طرح وقف عارضی کے ساتھ ساتھ سیر و تفریح کا ذاتی شوق بھی پورا ہو گیا۔

اسی طرح ضلع مظفر گڑھ کا علاقہ بھی وقف عارضی کی برکت سے ہی پہلی دفعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ علاقہ سرائیکی ہے۔ زیادہ تر لوگ سرائیکی بولتے ہیں۔ اس زبان میں بڑی مٹھاس پائی جاتی ہے۔ اس ضلع میں آم کھجوروں اور اناروں کے بڑے بڑے باغات ہیں۔ خان گڑھ کے آم تو بڑے مشہور ہیں جتوئی میں وقف عارضی کے دوران ہیڈ پنجند جو ایک تفریحی مقام ہے کو بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ جتوئی میں وقف عارضی کے میرے دوسرے ساتھی مکرم مظفر احمد خالد صاحب حال مربی ضلع جہلم تھے ان کے ساتھ وقف عارضی کرنے کا بڑا مزا آیا۔ ان کا بنیادی طور پر تعلق بھی علی پور ضلع مظفر گڑھ سے تھا لہٰذا وہ سرائیکی زبان بول لیتے تھے۔ اس لئے سرائیکیوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں ان کی وجہ سے سہولت رہتی تھی۔

بہر حال ہر دو وقف عارضی سے جہاں ہمیں روحانی لحاظ سے فائدہ ہوا وہاں معلوماتی لحاظ سے بھی مستفید ہوئے۔ وقف عارضی کے ساتھ ساتھ سیر و تفریح کا شوق بھی پورا ہو گیا۔ مذکورہ بالا فوائد اور تجربات کے علاوہ بھی روحانی اور جسمانی لحاظ سے بہت فائدہ ہوا۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں اس مضمون کی روشنی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ ہر احمدی اس بابرکت تحریک میں ضرور حصہ لے۔ اور اپنے آپ کو روحانی اور جسمانی برکات کا وارث بنائے۔

جو لوگ ملازم پیشہ ہیں وہ چھٹیوں کے دوران وقف عارضی کر سکتے ہیں۔ ہر سرکاری ملازم کو دوران سال کچھ چھٹیوں کا استحقاق ہوتا ہے۔ بالخصوص کالج و سکول کے پروفیسرز و اساتذہ گرمیوں کی چھٹیوں میں وقف عارضی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح طلباء بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں کم از کم دو ہفتے وقف عارضی کر سکتے ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں طلباء سیر و تفریح کے پروگرام بناتے ہیں اگر وہ اپنی سیر و تفریح کے ساتھ وقف عارضی کو بھی شامل کر لیں تو ان کو دوہرا فائدہ ہو سکتا ہے۔ وقف عارضی سے دوسرے لوگوں کے کلچر، رسم و رواج، رہن سہن، مزاج اور عادات و اطوار کا مطالعہ کرنے کا بھی موقع مل جاتا ہے جس سے انسان کے جنرل نالج میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عدالتوں میں چھٹیوں کے دوران وکلاء بھی وقف عارضی کر سکتے ہیں۔ وکلاء، پروفیسرز اور اساتذہ جیسے افراد کی وقف عارضی تو جماعتوں کیلئے بہت زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ طلباء کی وقف عارضی ان کی اپنی ذات کیلئے بہت فائدہ مند ہوتی ہے۔ دوران سال کچھ سیزن اور ایام ایسے بھی آتے ہیں جن میں کاروباری حضرات اور زمیندار افراد بھی وقف عارضی کیلئے وقت نکال سکتے ہیں۔ خواتین کی وقف عارضی عورتوں کی تربیت کیلئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ایسی خواتین جن کے ساتھ ان کے خاوند، والدین یا بھائی نہیں جا سکتے ان کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ مقامی جماعت کے کسی حلقہ یا حصہ میں وقف عارضی کر سکتی ہیں۔ عورتوں کی وقف عارضی سے لجنہ اماء اللہ کے کام میں بیداری پیدا ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔

پس اگر جماعت کے پچیس فیصد افراد بھی ہر سال وقف عارضی کریں تو ہمارے تعلیمی و تربیتی مسائل بہت حد تک حل ہو سکتے ہیں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ وقف عارضی کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل 27 اگست 1969ء)

درخواست دعا

☆۔ مورخہ 21.9.06 کو محترم کے شفیق احمد صاحب تیماپور کرناٹک کا نکاح و رخصتانہ ہمراہ مکرم مولوی فضل احمد صاحب معلم گجرات سے ہو چکا ہے رشتہ باعث برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 150 روپے۔

☆۔ نذیر احمد صاحب طاہر چنتہ کنٹہ، عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب، بشیر احمد طاہر ابن آصفہ بیگم کی دینی و دنیاوی ترقیات صحت تندرستی کے حصول کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 250۔

☆۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لمبے عرصہ کے بعد ماہ اکتوبر میں مکرم امین الدین صاحب گارلہ پاڑ کو لڑکے سے نوازا ہے بچے کا نام جمال الدین تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود کی صحت تندرستی درازی عمر نیک ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 100 روپے۔

☆۔ منصور احمد صاحب بی چنتہ کنٹہ کی صحت تندرستی دینی و دنیاوی ترقیات کے حصول کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 100 روپے۔

☆۔ صابرہ بیگم صاحبہ محبوب نگر (اے پی) اپنی اپنے شوہر بچوں کی صحت و تندرستی دینی و دنیاوی ترقیات کے حصول کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں اعانت بدر 300 روپے۔

☆۔ آصف احمد معلم مضافات بلاری کرناٹک کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا مورخہ 5.10.06 کو عطا کیا ہے بچے کا نام ہاشم آصف تجویز کیا ہے نومود وقف نو تحریک میں شامل ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کی عمر صحت میں برکت دے صاحب قسمت و اقبال بنائے آمین۔ اعانت بدر 100 روپے۔

☆۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد صحت و تندرستی دینی و دنیاوی روحانی جسمانی ترقیات کے حصول کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مسجد کی عظمت اور اس کا تقدس

اور ہماری ذمہ داریاں

عطاء الرحمٰن خالد استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے : وَاَنَّ مَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (الجن: آیت ۱۹) اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو۔ ایک سچے مسلمان کے لئے مسجد کی عظمت واہمیت کو سمجھنے کے لئے یہ آیتِ کریمہ کافی ہے کہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس میں داخل ہو کر مسلمان کو عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی کے سوا دوسری باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تعمیر مسجد کی اصل غرض وغایت باجماعت نماز کا قیام ہے اور قرآن حکیم اور احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ باجماعت نماز ہی دراصل مسلمانوں پر فرض ہے اور مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنا ایک مسلمان کے لئے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا اور کامیابی حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ چنانچہ نماز شروع ہونے سے پہلے مؤذن جب اذان دیتا ہے تو یہ فقرہ بھی پڑھتا ہے کہ ’’حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ‘‘ یعنی کامیابی کی طرف آؤ۔ لہذا مسجد مسلمان کے لئے کامیابی حاصل کرنے کا مرکز ہے اور وہ پوری تیاری کے ساتھ ظاہری و باطنی پاکیزگی کے ساتھ کامیابی کے حصول کے لئے ہر اذان کے ساتھ مسجد کی طرف نکل پڑتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسجد میں داخل ہونے سے قبل زینت اختیار کرنے کی ہدایت قرآن کریم میں دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: خُذُوا زِینَتَکُم عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف: آیت 32) یعنی ہر مسجد کے آس پاس اپنی زینت کو پکڑو یعنی خود کو سنوار لو۔ اسی ہدایت کے تحت ہم نماز میں شامل ہونے کے لئے مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی وضو وغیرہ ظاہری صفائی کر لیتے ہیں۔ مگر مندرجہ بالا آیت میں ظاہری صفائی کے ساتھ دل کو بھی خدا تعالیٰ کے لئے خالص کر کے مسجد میں داخل ہونے کی ہدایت ہے۔ یعنی دنیوی اور نفسانی خیالات وخواہشات سے پاک ہو کر خائف وتائب ہو کر تقویٰ کے ساتھ مسجد میں داخل ہونا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت اگر دل میں نہ ہو تو مسجد کے آداب و احترم سے بھی انسان غافل ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُولٰئِکَ مَا کَانَ لَھُم اَنْ یَدْخُلُوْھَا اِلَّا خَائِفِیْنَ (البقرہ: آیت 115) یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں مناسب تھا ان کے لئے کہ داخل ہوں ان میں (مساجد میں) مگر ڈرتے ڈرتے۔ چنانچہ جو مسلمان خدا تعالیٰ کے گھر کی عظمت کو دل میں بٹھا کر خدا تعالیٰ کے جلال وعظمت سے خائف ہوتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگا وہ یقیناً خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر مسجد کے اندر کسی اور کو ہرگز یاد نہیں کرے گا۔

مسجد میں داخل ہونے سے قبل اسی لئے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی کہ: اللھم اغفر لی ذنوبی و افتح لی ابواب رحمتک یعنی اے میرے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ انسان غلطیاں کرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان پر رحم کھاتے ہوئے اس کو ہلاک ہونے سے بچانے کے لئے اپنی عبادت کرنے کی ہدایت فرمائی اور مسلمان کے لئے مسجد کو خدا تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کے حصول کا مقام قرار دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص صبح وشام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو جب بھی وہ مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار رکھتا ہے۔ (بخاری ومسلم) اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ایک لئے بلکہ اس کے لئے جو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کو پانے کے مقصد سے قدم مسجد کی طرف بڑھاتا ہے اور تقویٰ کی زینت سے خود کو مزین کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

’’مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں‘‘

پھر فرمایا:

’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ورنہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 170)

مسجد کے لفظی معنی ہیں سجدہ کرنے کی جگہ۔ چنانچہ ایک مسلمان مسجد کے اندر صف میں کھڑے ہو کر اپنے خالق و مالک کے حضور سجدہ کرتا ہے اور اپنی عقیدت وعبودیت کا عملی اظہار کرتا ہے اور اپنے تمام مسائل اور مصائب وپریشانیاں اپنے خالق کے حضور پیش کرتا ہے اور آخر کار اپنی مراد کو حاصل کرتا ہے۔

قیامت کے روز جن سات لوگوں کو خدا تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دینے کا وعدہ فرماتا ہے حدیث کے مطابق ان سات لوگوں میں سے ایک شخص وہ بھی ہوگا جس کے بارے میں لکھا ہے: وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُودَ اِلَیْہِ (ترمذی جلد 2 رابواب الزہد) یعنی وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا ہوا ہو جب وہ اس سے نکلے یہاں تک کہ پھر مسجد میں دوسری نماز کے لئے لوٹے۔

مسجد میں داخل ہو کر ذکر الٰہی میں لگے رہنے اور باجماعت نماز کے علاوہ انفرادی طور پر سنت ونوافل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے میں لگے رہنے کی ہدایت ہمیں احادیث سے ملتی ہے اور دنیوی باتوں سے اور گپ لگانے سے مسجد میں کلیۃً پرہیز کرنا چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مرتکب ایسا شخص ہو سکتا ہے جو خود بھی خدا تعالیٰ کو دل سے یاد نہیں کرتا اور دوسروں کی عبادات میں خلل پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ حدیث میں درج ہے کہ ایک دفعہ مسجد نبویؐ میں چند مسافر زور زور سے باتیں کر رہے تھے ان مسافروں کو جو کہ طائف کے رہنے والے تھے آپ نے مخاطب کر کے فرمایا:

’’اگر تم شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز کو بلند کر رہے ہو۔‘‘

بعض لوگ مسجد کی تقدس کا احترم نہیں کرتے اور بلا جھجک اور بلا روک ٹوک اپنی دنیوی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں اور اس بات کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ قریب میں کچھ لوگ آس پاس ایسے بھی ہیں جو نماز پڑھ رہے ہیں سنتوں اور نوافل کی ادائیگی کر رہے ہیں اور ان کی نماز میں خلل پیدا ہو رہی ہے۔ اور بہت افسوس کی بات ہے کہ ایسی حرکات کے مرتکب وہ لوگ بھی ہو رہے ہوتے ہیں جن کا شمار اچھے پڑھے لکھے دین کا علم رکھنے والے اور عالموں میں ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں جو کہ مسجد کا احترم نہیں کرتے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’مساجد خدا کا گھر کہلاتی ہیں اور مساجد وہ مقام ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں مگر لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو ہزار قسم کی بکواس کرتے ہیں آپس میں دنیوی معاملات پر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ ایک دوسرے کو جوش میں گالیاں بھی دیتے ہیں غیبت بھی کر لیتے ہیں اور انہیں ذرا بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ خدا کے گھر میں بیٹھ کر کس قسم کی شرمناک حرکات کر رہے ہیں۔ انہیں تو چاہئے تھا کہ وہ جب تک مساجد میں رہتے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کی زبانیں تر رہتیں۔ مگر وہ بجائے ذکر الٰہی کرنے کے دنیوی امور میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب بن جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 542)

جہاں مساجد کو پاک وصاف رکھنا ہماری ذمہ داری ہے وہاں مساجد کو واقعی پُر امن اور تقویٰ سے معمور کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ نوجوان اور نادان بچوں کی عملی تربیت بڑے بوڑھے اور عالم لوگ اپنے نمونوں سے آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں مگر جب بڑے اور ذمہ دار افراد ہی چھوٹی چھوٹی تربیتی اور اخلاقی امور سے لاپرواہی برتیں گے تو یقیناً وہ نئی نسل کے لئے ٹھوکر کا موجب بنیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

’’مسجد کی حرمت کا خیال رکھو اور اس میں بیٹھنے کے بعد لغو بات سے کنارہ کش رہو افسوس ہے کہ آج کل مساجد میں ذکر الٰہی کرنے کی بجائے لوگ ادھر ادھر کی گپیں ہانکتے رہتے ہیں حالانکہ مسجدیں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد صفحہ 170)

حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی نماز کی نیت سے دعا اور درود شریف پڑھتے ہوئے گھر سے نکلتا ہے اور مسجد کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کی بدی کو مٹایا جاتا ہے تو غور کا مقام ہے کہ مسجد کے اندر بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہنے سے کس قدر ثواب اور برکت حاصل ہو سکتی ہے۔

بعض لوگ بہت چھوٹے بچوں اور بچیوں کو لیکر مسجد میں آتے ہیں نہایت چھوٹے بچے دوسروں کی نمازوں میں خلل پیدا کرتے ہیں۔ بسا اوقات پیشاب پاخانہ بھی اپنے کپڑوں میں کر دیتے ہیں جو کہ مسجد کی تقدس اور اس کی صفائی کے برخلاف ہے اس طرف توجہ دینا ہم سب کا فرض ہے۔ جو بچے مسجد میں آنے کے بعد پھر اپنے والد یا والدہ کے ساتھ ایک جگہ نہیں بیٹھتے اور پوری مسجد کا طواف کرتے رہتے ہیں نماز کے دوران بھی بھاگ دوڑ لگائے رکھتے ہیں اور شور کرتے ہیں۔ بے شک وہ اپنی جگہ بالکل معصوم ہیں لیکن کم از کم والدین کو اس کا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ وہ انہیں مسجد میں نہ لائیں۔

اس زمانہ میں خلافت حقہ اسلامیہ کی برکت سے جماعت احمدیہ کو تمام دنیا میں مساجد تعمیر کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے لہذا مسجد کی عظمت اور تقدس کا خیال رکھنا اور مساجد کو تقویٰ اور ذکر الٰہی سے بھرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

مجلس انصاراللہ کالیکٹ زون کے زیراہتمام کامیاب پریس کانفرنس

خدا کے فضل وکرم سے کالیکٹ زون میں مجلس انصاراللہ کی طرف سے مورخہ ۶ نومبر کو کالیکٹ پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی سب سے پہلے ایک طبع شدہ پریس ریلیز تمام نمائندگان کو دی گئی اس میں موجودہ دہشت گردی کے خلاف جماعت احمدیہ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے جہاد کی حقیقت بتائی گئی اس سلسلہ میں سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کیلئے کئے جانے والے عیسائی فتنوں کیخلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ پریس کانفرنس میں ۱۹ نمائندگان نے شرکت کی۔ سب سے پہلے مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب زعیم انصاراللہ کالیکٹ ۔نے قیام امن کیلئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد موجودہ دہشت گردی کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ارشادات کی روشنی میں وضاحت کی اس کے بعد اخباری نمائندگان کی طرف سے مختلف سوالات پوچھے گئے۔ تمام سوالات کا مکرم کنجامو صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج اور خاکسار نے تسلی بخش جواب دیا۔ بفضلہ تعالیٰ نہایت تسلی بخش اور خوشگوار ماحول میں یہ پریس کانفرنس اختتام پذیر ہوئی اسی دن مقامی ٹیلی ویژن منور مانیوز نے یہ خبر تفصیل سے دکھائی دوسرے دن کیرلہ کے کم وبیش تمام اخبارات نے نمایاں رنگ میں خبر شائع کی مالایالہ منور ما میں شائع شدہ خبر کے ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

دہشت گرد سرگرمیاں اسلام کی بدنامی کا باعث

کالیکٹ احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈروں نے بتایا کہ اسلام کے نام پر بعض دہشت پسند تنظیموں کی طرف سے کی جانے والی ظالمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے اسلام اور محمد رسول اللہ کے خلاف غلط پروپیگنڈہ ہورہا ہے کالیکٹ زونل امیر اے پی کنجامو اور چیف مشنری مولانا محمد عمر نے بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ اور اسلام کی تعلیمات کی حقیقت لوگوں تک پہنچانے کیلئے کالیکٹ میں تین دن سیرت النبی کے جلسوں کا انعقاد کیا جارہا ہے نومبر 25-18-10 تاریخوں میں ہونے والے جلسوں کو مشہور تاریخ دان اور علماء حصہ لیں گے انہوں نے بتایا کہ اس وقت دہشت گردوں کی دہشت گردی کا زیادہ تر شکار جماعت احمدیہ ہے۔ عالمی سطح پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ظلم وستم کرنے والوں کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے لیکن کسی مسلم تنظیم نے اس کی مذمت نہیں کی ہے اسلام کے خلاف کئے جانے والے غلط پروپگنڈہ کا انسداد جارحانہ سرگرمیوں کے ذریعہ نہیں اسلامی نقطہ نگاہ سے مدافعانہ طریقہ کار سے کیا جانا چاہئے۔ (مالایالہ منور ما مورخہ 7 نومبر 06 صفحہ 5)

(ایس محمد سلیم ناظم مجلس انصاراللہ کالیکٹ زون)

گیا میں تربیتی اجلاس

مورخہ 8.7.06 کو دارالتبلیغ گیا میں نومبائعین کے تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم صوبائی امیر صاحب بہار اور مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور خاکسار شامل ہوئے اجلاس کا آغاز مکرم صوبائی امیر صاحب بہار کی زیرصدارت ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے تربیت کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے حوالہ سے تقریر کی۔ آخر میں مکرم صوبائی امیر صاحب بہار نے خطاب کیا اور نومبائعین کو نظام جماعت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روحانی پروگرام کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ تمام نومبائعین کی چائے ناشتہ سے ضیافت کی گئی۔ اور اجلاس کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔ (محبوب حسن معلم، پٹنہ بہار)

پہلا سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ صوبہ ہماچل منعقدہ
۲۹/۳۰ جولائی ۲۰۰۶ء بمقام برنو (اونہ)

الحمدللہ صوبہ ہماچل پردیش کا پہلا سالانہ صوبائی اجتماع انصاراللہ مورخہ ۲۹/۳۰ جولائی ۲۰۰۶ء کو بمقام برنو (اونہ) منعقد ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ اس اجتماع میں ایک صد پینتیس افراد شامل ہوئے جن میں انصار بزرگان کی تعداد ۷۵ تھی۔ اس اجتماع کی تاریخیں اور پروگرام اس ڈھنگ سے رکھے گئے تھے کہ جلسہ سالانہ لنڈن کے پروگراموں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سے بھی انصار مستفید ہوسکیں۔ مورخہ ۲۸ جولائی کو ہی ایک بڑا TV مسجد احمدیہ اونہ میں رکھ دیا گیا تھا جو انصار ۲۸ جولائی کو برنو پہنچے انہوں نے خطبہ جمعہ کے علاوہ جلسہ سالانہ لنڈن کے دیگر پروگرام بھی دیکھے اور سنے۔ ۲۹ جولائی کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب زیرصدارت مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن پاک عہد ونظم کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر سرکل انچارج کانگڑہ نے انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصاراللہ صوبہ ہماچل نے انصاراللہ اور تربیت اولاد کے موضوع پر کی موصوف نے بتایا کہ گذشتہ سال قادیان میں تین صوبوں پنجاب، ہریانہ، ہماچل کا مشترکہ اجتماع ہوا تھا امسال بفضلہ تعالیٰ ہمیں الگ اپنا صوبائی اجتماع کرنے کی سعادت ملی ہے۔ جس میں الحمدللہ صوبہ کی ہر مجلس کی نمائندگی ہوئی ہے۔ بعدہ ناصرات نے ترانہ سنایا آخر پر صدر جلسہ نے انصار بزرگوں کو نصیحت کی اور بتایا کہ اجتماع کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ لنڈن کے پروگراموں سے استفادہ کریں نیز اجتماع کے بعد تربیتی کلاس سے بھی انصار بزرگ استفادہ کریں دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعدازاں بذریعہ M.T.A لنڈن سے حضور انور کا خطاب اور جلسہ کے دیگر پروگرام مسجد میں دکھائے گئے۔

مورخہ ۳۰ جولائی کو نماز تہجد باجماعت مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر نے پڑھائی بعد نماز فجر موصوف نے ہی درس دیا۔ ناشتے سے فارغ ہوکر انصاراللہ کے علمی مقابلہ جات تلاوت قرآن مجید، نظم، تقاریر واذان شروع ہوئے انصار بزرگوں نے جملہ پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان مقابلہ جات میں صدارت وججز کے فرائض مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی سرکل انچارج، مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نمائندہ انصاراللہ کے علاوہ خاکسار نے سرانجام دئے۔

ٹھیک ۲ بجے بعد نماز ظہر وعصر دوسرا اجلاس زیرصدارت مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصاراللہ ہماچل شروع ہوا۔ جبکہ اس اجلاس میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب آف ٹھٹھل نے تلاوت قرآن مجید کی اور عزیز گوہر مجید معلم سلسلہ نے نظم سنائی۔ اس اجلاس میں علی الترتیب مکرم گلزار علی صاحب معلم ہماچل، عزیز پیار دین معلم ہماچل، اور مکرم رفیق احمد صاحب طارق معلم ہماچل نے تقاریر کیں۔ مقررین نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے اور احمدیت کے نتیجہ میں ہونے والے افضال الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے احمدیت کے ذریعہ پیدا انقلاب پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں مکرم شبیر احمد صاحب آف ہماچل نے نعت سنائی۔ آخر پر اس اجلاس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے انصار بزرگوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت مؤثر انداز میں انصار بزرگوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر صدر اجلاس محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصاراللہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں انصاراللہ کے اجتماع کے پروگراموں میں انصار کے بڑھ چڑھ کر شامل ہونے اور ہر مقابلہ میں حصہ لینے اور بالخصوص نمازوں کی پابندی اور حضور انور کے خطبات کو غور سے سننے پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ایک دن وہ تھا کہ ہماچل میں مسلمان السلام علیکم کہنے سے بھی شرم محسوس کرتے تھے اور آج یہ دن ہے کہ نماز تہجد میں بھی مسجد بھری ہوئی تھی اس پر ہم جسقدر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

اس تربیتی اجلاس کے بعد انصاراللہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے ورزشی مقابلہ جات میں بھی انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء اجتماع کا اختتامی اجلاس زیرصدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد شروع ہوا۔ جس میں تلاوت محترم مولوی رفیق احمد صاحب طارق نے کی۔ بعدہ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے عہد مجلس انصاراللہ دوہرایا بعدازاں مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ نظم کے بعد محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصاراللہ ونائب ناظر اصلاح وارشاد نے تربیتی اُمور پر تقریر کی اور انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ اگر آپ خود اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں گے تبھی آپ کی اولاد نیک اور صالح بنے گی۔ اسلئے آپ نے جو کچھ یہاں سیکھا ہے اس کو پلے باندھ لیں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ ساتھ ہی موصوف نے اس اجتماع کے انعقاد پر اُن بھی بھائیوں کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس اجتماع کو کامیاب کرنے میں تعاون کیا۔ خاص طور پر محترم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی، محترم مولوی فاروق احمد صاحب نیر، محترم اشوک محمد صاحب صدر جماعت برنو اور خاکسار کا۔ نیز فرمایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد بھی ہمارے اس پروگرام میں شامل ہوئے اور ہماری اور انصار بزرگوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہم موصوف کے بھی بے حد مشکور ہیں۔ بعدازاں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح واشاد نے علمی مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والے انصار بزرگوں کو انعامات تقسیم فرمائے جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار بزرگوں کو محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصاراللہ نے انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر صدر اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ خاکسار دس بارہ دن سے صوبہ ہماچل کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد آپ کے اس پروگرام میں شامل ہوا ہے بعض مقامات پر پہنچ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ وہ لوگ جو کلمہ تک نہیں جانتے تھے ان میں سے بعض آج قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ صوبہ ہماچل کے دو درجن کے قریب نوجوان باقاعدہ مبلغ اور معلم بن کر اپنی زندگیاں وقف کرچکے ہیں۔ چھ مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہوچکے ہیں اس دورہ میں دو مقامات پر مساجد کیلئے زمین دیکھی گئی ہے انشاء اللہ جلد وہاں بھی کام شروع ہوجائے گا۔ یہ سب کام جو آپ کے صوبہ میں ہورہا ہے اور آپ اور آپ کی نسلوں میں پاک تبدیلی پیدا ہورہی ہے یہ اللہ کا فضل اور خلافت کی برکت ہے۔ اسلئے آپ انصار نہ صرف خود بلکہ اپنی اولادوں کو بھی خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھیں اور یہ بھی کوشش کریں کہ جو احمدیت کی نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے وہ آگے آپ کے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور محلہ والوں کو بھی بانٹی جائے۔ اسکے لئے آپ بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

دعا کے بعد اجتماع ختم ہوا۔ (صغیر احمد طاہر قادیان نائب ناظم تعلیم وتربیت ہماچل)

جماعت احمدیہ سپین کے 22 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(ملک طارق محمود۔مبلغ سپین)

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ سپین نے 8، 9 اور 10 ستمبر 2006 کو اپنا بائیسواں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد سے تقریباً ایک ماہ قبل جلسہ کی انتظامیہ تشکیل دی گئی ایک ہفتہ مسلسل وقارِ عمل کر کے مسجد بشارت اور ماحول کی تزئین کی گئی۔ جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ میں بینرز لگائے گئے۔

8 ستمبر، 2006ء بروز جمعۃ المبارک

8 ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح چھ بجے نمازِ تہجد اور سات بجے نمازِ فجر ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم کلیم احمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ میڈرڈ نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر درس دیا۔

17:25 بجے تقریب پرچم کشائی عمل میں آئی۔ محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ سپین مبارک احمد خان صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر و مشنری انچارج نے سپین کا جھنڈا لہرایا۔ محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جلسہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور تمام احباب کو جلسہ کے دن دعاؤں اور عبادات سے معمور گزارنے کی تلقین فرمائی۔ محترم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی اور دعا کے بعد مکرم کلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ میڈرڈ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت الٰہی" کے موضوع پر مکرم ملک طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ پیدرو آباد قرطبہ نے "غزوات میں رحمۃ للعالمین کا اسوۂ حسنہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس طرح جلسہ کے پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد احمدی دوستوں کے ساتھ اردو زبان میں ایک مجلسِ سوال و جواب منعقد کی گئی مربیان کرام نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

09 ستمبر، 2006ء۔ بروز ہفتہ

06:00 بجے نماز تہجد اور 07:00 بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ بارسلونا نے "قیام الصلوٰۃ" کے موضوع پر درس دیا۔

10:00 بجے جلسہ کے تیسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ جسمیں تلاوت قرآن کریم مع اردو اور سپینش ترجمہ و نظم کے بعد مکرم محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کے نمونے" موضوع پر مکرم محمد عبد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے "خلافت اور نظام جماعت" کے موضوع پر، محترم عبد الصبور نعمان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بالنسیا نے "نظامِ وصیت کی اہمیت اور برکات" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کا تیسرا سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

چوتھا سیشن زیرِ تبلیغ عرب افراد کے ساتھ مختص تھا جس میں پانچ زیرِ تبلیغ عربی بولنے والے افراد کے علاوہ دورانِ سال بیعت کی سعادت پانے والے پانچ مراکشی نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ نیز اردو جاننے والے احباب جماعت بھی بڑے شوق سے اس سیشن میں حاضر ہوئے۔ اس سیشن کا آغاز بھی جماعتی روایات کے مطابق تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا۔ تعارف کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب اور مکرم ملک طارق محمود صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ نشست دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ یہ پورا سیشن عربی زبان میں ہوا۔

پانچواں سیشن: جلسہ سالانہ سپین کی یہ روایت ہے کہ ایک سیشن سپینش احباب کیلئے مختص کیا جاتا ہے جس میں سپینش اتھارٹیز اور دیگر دوستوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ امسال بھی اس سیشن کو کامیاب کرنے کیلئے پیدرو آباد اور اس کے آٹھ نواحی دیہات کے میئرز اور کونسلرز کو مدعو کیا گیا۔ اسی طرح احبابِ جماعت نے اپنے سپینش دوستوں کو شمولیت کی دعوت دی۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق شام 19:15 بجے یہ سیشن شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اردو و سپینش ترجمہ کے بعد مہمانانِ گرامی کو اپنے تاثرات بیان کرنے کیلئے وقت دیا گیا۔ چنانچہ مکرمہ ROSARIO صاحبہ کونسلر پیدرو آباد نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے جماعت کی پر امن تعلیمات اور رویہ کو سراہا نیز انہوں نے بطور خاص ذکر کیا کہ چند سال قبل وہ لندن گئیں اور وہاں جماعت احمدیہ کے سینٹر بھی گئیں اور صرف اتنا تعارف کرایا کہ سپین پیدرو آباد سے آئی ہوں تو میرے ساتھ بہت ہی محبت اور عزت و احترام سے پیش آئے جس کی چھاپ آج تک میرے دل پر ہے۔

پیدرو آباد کی ایک اور کونسلر جو کہ میئر پیدرو آباد کی نمائندہ بھی تھیں نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ آج کل کے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ پیار محبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کی جائے اور جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مہمانوں کے مختصر خطابات کے بعد مکرم ملک طارق محمود صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کو سوالات پوچھنے کا موقع دیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب اور مکرم ملک طارق محمود صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ مجلس کے اختتام پر تمام مہمانوں کی خدمت میں پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔

10 ستمبر 2006ء بروز اتوار

نماز تہجد چھ بجے اور نمازِ فجر سات بجے ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبد الصبور نعمان صاحب نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر درس دیا۔ آپ نے آیتِ قرآنی احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات سے آگاہ کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

چھٹا اور اختتامی سیشن

10:30 بجے اختتامی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک نومبائع عربی بھائی مکرم میلود عثمانی صاحب نے کی۔ مکرم ملک طارق محمود صاحب مبلغِ سلسلہ نے ان آیات کا اردو اور سپینش ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم مبارک احمد چوہدری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے VALENCIA کے ایک زیرِ تبلیغ دوست Antonio (انتونیو) صاحب کو دعوت دی کہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ Antonio صاحب نے اللہ تعالیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں اپنے نیک خیالات کا اظہار فرمایا اس کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی" کے موضوع پر خطاب کیا۔

تقسیمِ انعامات

جماعتوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اس سال پہلی دفعہ یہ طریق اپنایا گیا کہ جلسہ سالانہ کے اختتامی سیشن میں دوران سال مختلف شعبوں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی جماعتوں کے متعلقہ سیکرٹریان کو انعامات دیئے جائیں۔ چنانچہ مقامی جماعتوں کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے مندرجہ ذیل سیکرٹریان کو انعامات دیئے گئے۔

سیکرٹری وصایا جماعت MADRID: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے بعد سب سے زیادہ وصیتیں کرائیں۔

سیکرٹری مال جماعت VALENCIA: سال 2005-06 کا بجٹ مکمل کرنے کی بھرپور کوشش۔

جنرل سیکرٹری جماعت BARCELONA: ماہانہ کارگزاری رپورٹ کی باقاعدگی سے ترسیل سیکرٹری تبلیغ جماعت BARCELONA

سب سے زیادہ بیعتیں

اسی طرح پہلی سالانہ تربیتی کلاس منعقدہ 7 تا 15 جولائی 2006ء میں شمولیت کرنے والے طلبا کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔

تقریبِ تقسیمِ انعامات کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے شعبوں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی جماعتوں کو مبارک باد پیش کی نیز آپ نے اعلان فرمایا کہ اگلے سال سے جو طلبہ اپنی کلاسز میں نمایاں پوزیشنز لیں گے انہیں بھی انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اپنے خطاب میں ایک اچھے احمدی کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب کو اپنے اندر یہ خصوصیات پیدا کرنی چاہئیں تبھی ہم حقیقی طور پر سچے احمدی بن سکتے ہیں اور تبھی ہم اپنی اولادوں کی بھی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اس طرح جماعتِ احمدیہ سپین کے بائیسویں جلسہ سالانہ کا بخیر و خوبی اختتام ہوا۔

جلسہ کے دوران حضرت مسیحِ موعودؑ کا لنگر خانہ جاری رہا۔ یاد رہے کہ جلسہ کی تمام تقاریر سپینش زبان میں تھیں تاہم مقررین نے اپنے خطابات کا اردو خلاصہ بھی پیش فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو ہم سب کیلئے خیر و برکت کا باعث بنا دے اور یہ ہماری تربیت کا ذریعہ ثابت ہو۔ اور تمام حاضرین جلسہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی ان دعاؤں سے حصہ لینے والے ہوں جو آپ نے شاملینِ جلسہ کیلئے کیں نیز وہ بابرکت اور نیک مقاصد بھی حاصل کرنے والے ہوں جن کا ذکر آپ نے فرمایا ہے۔ آمین یارب العالمین۔

جلسہ لجنہ اماء اللہ سپین

مورخہ 9 ستمبر بروز ہفتہ صبح 10:00 بجے لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو اور سپینش ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ تلاوت کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ نظم کے بعد "سیرت حضرت محمد مصطفیؐ" کے موضوع پر تقریر کی گئی جس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سپین نے "اطاعت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ لجنہ اماء اللہ نے جلسہ کے موقع پر صنعت و دستکاری کی نمائش بھی لگائی جس میں ممبرات لجنہ اور ناصرات نے اپنی تیار کردہ چیزیں رکھیں۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کے سٹالز بھی لگائے گئے۔

پریس کوریج

ہمارے اس جلسہ کے انعقاد کی خبر قرطبہ کے ایک اخبار CÓRDOBA نے اپنی 12 ستمبر کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ شائع کی اور بالخصوص سپینش سیشن کی خبر تفصیل سے دیتے ہوئے ہمارے بیان کردہ جہاد کے صحیح تصور کو شائع کیا۔ ☆

بنگلہ دیش میں خانہ جنگی کے آثار

عوامی لیگ کی زیر قیادت چودہ پارٹیوں کے گٹھ جوڑ کی کال پر گزشتہ دنوں 12 نومبر کو پورے بنگلہ دیش میں ٹرانسپورٹ سسٹم ٹھپ ہوگیا اور مکمل ناکہ بندی کردی گئی۔ ہزاروں اپوزیشن ورکرز راجدھانی ڈھاکہ میں سڑکوں پر اتر آئے اور ٹرانسپورٹ روٹ جام کردیئے۔ راجدھانی میں ہزاروں کی تعداد میں پولیس تعینات تھی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جب نگران سرکار کو ملک میں اتنے بڑے پروٹسٹ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سابق وزیراعظم اور عوامی لیگ کی صدر شیخ حسینہ واجد کا کہنا ہے کہ صدر ایاز الدین احمد کی ایڈمنسٹریشن جب اپنی غیر جانبداری ختم کرکے چیف الیکشن کمشنر ایم اے عزیز کو جو بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے حق میں تعصب رکھتے ہیں برخاست کردے تو عوامی لیگ اپنا پروٹسٹ ختم کردے گی۔ عزیز نے اپنا عہدہ چھوڑنے سے انکار کردیا ہے اور بی این پی نے اس کی حمایت کی۔ سکول اور بیشتر دفاتر اور کاروباری ادارے بند رہے۔ چٹاگانگ بندرگاہ پر بھی کام ٹھپ ہوگیا اور سلہٹ اور کھلنا میں ناکہ بندی کی گئی۔ کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ دنوں انتخابی اصلاحات کی مانگ کو لیکر جو تصادم ہوئے تھے اس میں اب تک تیس کے قریب لوگ مارے جاچکے ہیں۔

متنازعہ الیکشن کمشنر اوران کے نائبوں کو ہٹانے کی مانگ لیکر مسلسل کئی دنوں تک ٹرانسپورٹ ٹھپ رہا۔ ناکہ بندی کی وجہ سے قومی دارالحکومت میں زندگی مفلوج بنی رہی انتخابات کے وقت قریب آنے کے ساتھ ہی سیاسی بحران تیز ہوگیا ہے۔ پولیس کے ساتھ تصادم کے متعدد واقعات ہوئے جس میں کئی ہلاک اور سینکڑوں کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ شیخ حسینہ کی عوامی لیگ پارٹی کے جنرل سیکرٹری عبدالجلیل نے کہا کہ ہم نے کہہ دیا ہے کہ ہم سڑکوں سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے اور گاڑیاں چلنے نہیں دیں گے جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوجاتے۔ ☆☆

صدر جارج ڈبلیو بش عالمی امن کیلئے

شمالی کوریا کے صدر ''کم جونگ ال'' سے کہیں زیادہ خطرناک (سروے رپورٹ)

برطانیہ کے اخبار ''گارجین'' نے اسرائیلی اخبار ''ہورتزلا پریسے'' اور کناڈا کے ''ٹورنٹو اسٹار'' نیز میکسیکو کے ''ریفارما'' اخبار کے ساتھ مل کر یہ سروے کرایا ہے۔ سروے میں ان سبھی ملکوں کے لوگوں کو شامل کیا گیا۔ امریکہ کے قریبی دوست برطانیہ کے 69 فیصدی لوگوں کا کہنا ہے کہ امریکی پالیسیوں نے 2001 کے بعد سے دنیا کو پہلے سے کہیں زیادہ غیر محفوظ بنا دیا ہے۔ کناڈا کے 62 فیصدی اور میکسیکو کے 57 فیصدی لوگوں نے کہا کہ ان کے پڑوسی ملک کی پالیسی کی وجہ سے دنیا پہلے سے کہیں زیادہ مخدوش ہوگئی ہے۔ سروے سے پتہ چلا ہے کہ صرف اسرائیل کے لوگوں کی اکثریت عراق پر حملہ کرنے کے امریکی اقدام کے حق میں ہے۔ ملک کے 59 فیصدی لوگ جنگ کے حق میں تھے اور صرف 34 فیصدی اسکے خلاف۔ میکسیکو کے 89 فیصد، کناڈا کے 73 فیصد اور برطانیہ کے 71 فیصد لوگوں کا کہنا تھا کہ عراق میں صدر صدام حسین کو معزول کرنا غیر منصفانہ نہیں تھا۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ عراق پالیسی کی ناکامی نے انہیں عالمی امن کے خطرہ کے سبب کے طور پر القاعدہ کے اسامہ بن لادن، شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ ال اور ایران کے صدر محمود احمدی نژاد کے بارے میں بھی یہی خیال ظاہر کیا ہے۔ اسرائیل کے محض تیئیس فیصد لوگوں کا خیال تھا کہ بش عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ ہیں۔

14 فیصد لوگوں کیلئے انٹرنیٹ بنا منشیات سے بھی بدتر

ایک نئے مطالعہ سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں کمپیوٹر کا استعمال کرنے والے لوگوں میں سے ۶ سے ۱۴ فیصد ایسے ہیں جو انٹرنیٹ کے ٹھیک ویسے ہی عادی بن گئے ہیں جیسے کئی نشیڑی منشیات کے عادی بن جاتے ہیں۔ چاہ کر بھی ایسے لوگ اپنی عادت کو لگام نہیں دے سکتے۔ ایسے لوگ وقتاً فوقتاً ای میل چیک کرنے، بلاگ لکھنے اور سائٹوں کو کھنگالنے کی عادت سے لاچار ہیں۔ سٹین فورڈ یونیورسٹی کے ماہر نفسیاتی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے انٹرنیٹ کے عادی لوگوں پر ریسرچ کرکے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس کے لئے 2500 لوگوں پر ریسرچ کی گئی ہے۔ ان میں 14 فیصد لوگ ایسے ہیں جو انٹرنیٹ کے عادی ہوگئے ہیں اور لاچار ہیں یعنی یہ لوگ انٹرنیٹ کے بغیر اپنی زندگی کا تصور نہیں کرسکتے۔ ریسرچ سے پتہ چلتا ہے کہ انٹرنیٹ لوگوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنتا جارہا ہے۔ ویسے ان کے مطابق یہ مسئلہ صرف امریکہ تک ہی محدود نہیں ہے لیکن اس مسئلہ کو نظرانداز کرنا درست نہیں ہوگا۔ تشویش اس وقت بڑھتی جارہی ہے۔ جب لوگ آدھی آدھی رات کو بستر سے اٹھ کر انٹرنیٹ کی دنیا میں کھو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو اپنے جیون ساتھی کو بستر پر اکیلے چھوڑ کر انٹرنیٹ پر گھنٹوں لگے رہتے ہیں۔ اور پھر ایسی تصوراتی دنیا میں کھو جاتے ہیں جس کا حقیقی زندگی سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی بیوی کو بستر پر اکیلے چھوڑ کر انٹرنیٹ کا لطف اٹھانے لگ جاتے ہیں تشویش تب بڑھتی ہے جب کوئی اپنا ضروری کام بھی انٹرنیٹ کیلئے چھوڑ دے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگ سائٹ پر عریاں تصاویر دیکھنے، جوا کھیلنے چیٹ کرنے اور خریداری کرنے کے شوقین ہوتے ہیں۔

دنیا میں 15 سے 25 برس کے ایک ارب 10 کروڑ نوجوان بے روزگار ہیں یا 100 روپیہ یومیہ سے بھی کم کماتے ہیں

دنیا میں پندرہ سے 25 برس کے ایک ارب دس کروڑ نوجوان بے روزگار ہیں یا یومیہ دو ڈالر یعنی سو روپے سے بھی کم کما پاتے ہیں یہ اطلاع مزدوروں سے متعلق بین الاقوامی تنظیم آئی ایل او کی ایک رپورٹ میں دی گئی ہے۔ جنیوا میں جاری اس رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اس صورت حال کو مزید خراب کرے گی خاص طور پر افریقہ کا پسماندہ علاقہ جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطی میں حالات دگرگوں ہوسکتے ہیں۔

آئی ایل او کے سربراہ جان سوماویا نے بتایا کہ اقتصادی فروغ کے باوجود روزگار کے بہترین اور ثمر آور مواقع زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے میں ناکامی نے خاص طور پر دنیا کے نوجوانوں کو زد میں لے رکھا ہے اقوام متحدہ کی اس ایجنسی نے جو اعداد وشمار پیش کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ 24 سال کی عمر کے نوجوانوں کے مقابلے کم عمر کے نوجوان تین گنا زیادہ بے روزگاری کے خطرے سے دوچار ہیں۔ زیادہ عمر کے جوانوں میں جہاں صرف 4.5 فیصد بے روزگار ہیں وہیں کم عمر کے بے روزگاروں کی تعداد 13.5 فیصد ہے۔

رپورٹ کے مطابق دنیا کے بے روزگاروں میں نوجوانوں کی تعداد 44 فیصد ہے اور جو لوگ روزگار سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں نوجوانوں کی تعداد صرف 25 فیصد ہے 1995 میں جہاں روزگار کے متلاشیوں میں نوجوان کی تعداد 12.3 فیصد تھی وہیں گزشتہ سال یہ تعداد بڑھ کر 13.5 فیصد ہوگئی تھی۔ آئی ایل او کے مطابق روزگار سے جڑے لوگوں میں بھی سب کی حالت اچھی نہیں یومیہ ایک ڈالر یعنی 50 روپے سے کم اجرت پر بھی لوگ کام کرتے ہیں۔

عراق کے تشدد میں ہونے والے جانی نقصانات

عراق میں بم دھماکوں، جھڑپوں اور مسلکی تصادم میں ہونے والی ہلاکتیں کسی طرح کم نہیں ہورہی ہیں۔ یہاں تک کہ رمضان کے مقدس مہینے میں بھی برادرکشی اپنی پوری ہولناکی اور سفاکی کے ساتھ جاری ہے۔ گزشتہ روز بغداد کے مختلف علاقوں سے پولیس نے 60 لاشوں کو جمع کیا جو ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں۔ انہیں جسمانی اذیتیں دے کر مار ڈالا گیا تھا۔ علاوہ ازیں تشدد کے دیگر واقعات میں دو امریکی فوجی سمیت 30 افراد ہلاک ہوئے اس سے ایک روز پہلے دارالحکومت میں مختلف مقامات سے 51 لاشیں برآمد کی گئیں۔ نوری المالکی کی حکومت جسے امریکہ کی مکمل حمایت حاصل ہے تشدد کو روکنے میں بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہے۔ عراق میں ہونے والی ہلاکتوں پر امریکہ کی 16 خفیہ تنظیموں نے سروے کیا تھا جن کی متفقہ رپورٹ کے چند اہم نکتے ذیل میں پیش کئے جارہے ہیں۔

بے گناہ شہریوں کی ہلاکتیں: یکم مئی ۲۰۰۳ کو جب امریکی صدر بش نے عراق پر حملے کی کامیابی کا اعلان کیا تھا تب سے 19 مارچ 04 تک یومیہ -20 افراد کے حساب سے 6331 بے گناہ شہری ہلاک ہوئے تھے۔ 20 مارچ 04 سے 19 مارچ یومیہ 31 افراد کے حساب سے 19 مارچ 05 تک 1312 افراد اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے 20 مارچ 05 سے یکم مارچ 2006 تک ہلاک ہونے والے معصوم شہریوں کی تعداد یومیہ 36 کے حساب سے 12617 ہوگئی۔

مسلکی تصادم: ۲۲ فروری ۲۰۰۶ء کو امام العسکری کے روضہ پر بم دھماکے کے بعد شیعہ سنی تصادم شروع ہوگیا جس کے نتیجے میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہوچکے ہیں اقوام متحدہ کے مطابق یومیہ کم از کم ایک صد افراد مسلکی تصادم کی وجہ سے ہلاک ہورہے ہیں صرف جولائی اور اگست میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 6586 رہی۔ **اتحادی فوجیوں کی ہلاکتیں:** رپورٹ کے مطابق اتحادی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد 3500 ہے ان میں امریکہ کے 2723 برطانیہ کے 118 دیگر ممالک کے 116 فوجی اور 228 کنٹراکٹر کی ہلاکتیں بھی شامل ہیں۔

غیر عراقی شہری: ہلاک ہونے والے غیر عراقیوں کی تعداد 586 ہے جن میں 311 کنٹر 87 صحافی 20 معاون اور 150 دیگر ورکر شامل ہیں۔ ☆☆☆

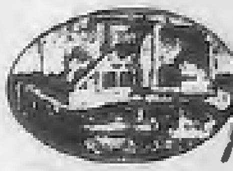

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

تحریک جدید

قربانی کے ذریعہ حصول ترقی کا زرّیں اصول

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

''جب تک ایک شخص بقائے ادانہ کرے تحریک جدید اُسے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ دراصل جو شخص اپنے پہلے حقوق ادانہ کرتے ہوئے مزید وعدہ کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر بھڑکاتا ہے۔ بعض لوگ نادانی سے قربانی کے بعد اس اُمید میں رہتے ہیں کہ ادھر وہ قربانی کریں اور اُدھر اُن کو دولت مل جانی چاہیے۔ وہ نادان یہ نہیں جانتے کہ دولت وہ ہے جو خدا تعالیٰ دے نہ کہ وہ جو خود تجویز کریں۔ تم اگر تحریک جدید پر عمل شروع کردو تو آج یا کل یا پرسوں نہیں جب خدا کی مرضی ہوگی تمہاری قوم کو ضرور بادشاہت مل جائے گی۔ پس وہ جو قربانی اس لئے کرتے ہیں کہ کوئی عہدہ ملے یا دولت ملے وہ ہرگز میری آواز پر لبیک نہ کہیں ایسے لوگ میرے مخاطب نہیں ہیں۔ میرے مخاطب وہ ہیں جو میرے لئے نہیں بلکہ خدا کیلئے قربانی کرتے ہیں''۔ (خطبہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۴۳ء)

اسی طرح مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء کو ارشاد فرمایا:۔

''میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اُس وقت تک کامیاب نہیں کرسکتی جب تک رات دن ایک کرکے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرلو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں ''تخت یا تختہ''۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی''۔

پھر فرمایا:۔

''میرا منشاء یہ ہے کہ دوستوں کے اندر استقلال پیدا کروں جا ہے اس کیلئے مجھے ان کے گلوں میں جھولیاں ڈالنی پڑیں اور بھیک منگوانی پڑے۔ اب میں ان کے اندر وہ حالت پیدا کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی شکل سے ظاہر ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر ہیں''

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اجتماعی ترقی کے اس زرّیں اصول کو اپنی زندگی میں راسخ کرکے خدمت دین کے تمام ترعظیم تقاضوں کو بہترین رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

انعامی تمغہ طلباء

تعلیمی ایجوکیشن بورڈ اور یونیورسٹی میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے طلباء/طالبات کیلئے جماعت میں انعامی تمغہ دیئے جانے کے قواعد موجود ہیں۔ جملہ امراء/صدر صاحبان جماعت احمدیہ اور سیکرٹریان تعلیم اور طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ اگر جماعت کا کوئی طالب علم میٹرک سے یونیورسٹی کی کلاسز میں اپنے سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوئم تعلیمی سال گزشتہ 06-2005 میں ایسی پوزیشن حاصل کرکے اپنا امتحان پاس کیا ہے تو نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو فوری طور پر اپنے تعلیمی کوائف کی سندات کے ساتھ اطلاع کریں تاکہ ان کو انعامی تمغہ دیئے جانے کے بارے میں جائزہ لیکر فیصلہ کرسکے جملہ شرائط کے ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ہی انعامی تمغہ کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

امتحان دینی نصاب، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انعامی مقالہ نویسی مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2007ء

جملہ زعماء کرام و اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امتحان دینی نصاب انصار اللہ مورخہ 15 جولائی بروز اتوار ہوگا۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قرآن مجید باترجمہ سورۃ الاعراف آیت 110 تا 207 رکوع 13 تا 24	40 نمبر
کتاب لیکچر لاہور (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	25 نمبر
دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 189 تا آخری صفحہ 240	25 نمبر
جوبلی کی دعائیں زبانی	10 نمبر

علاوہ ازیں سال رواں کے دو ماہی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنوری فروری 2007	الوصیت
مارچ اپریل	شہادت القرآن
مئی جون	اسلامی اصول کی فلاسفی
جولائی اگست	لیکچر لاہور
ستمبر اکتوبر	نشان آسمانی

انعامی مقالہ نویسی:۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان ''صد سالہ خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں'' تجویز کیا گیا ہے انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کرکے 31 اگست تک دفتر انصار اللہ کو بھجوا دیں۔ انعام اوّل ایک ہزار روپے۔ انعام دوم سات صد روپے، انعام سوم پانچ صد روپے۔

نوٹ: زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے انصار کو دینی امتحان، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مضمون نویسی کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(مظفر احمد ناصر، قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

درخواست دُعا

☆...... جماعت کی ترقی اور ہماری تبلیغی کامیابی دیکھ کر تبلیغی جماعت کے مُلاں طرح طرح کے ہتھکنڈے لئے فساد مچا رہے ہیں اور طرح طرح کی سازشیں کرکے لوگوں کو بھڑکاتے اور نومبائعین کو دھمکیاں دے رہے ہیں آج کل وکاس نگر اور ہری دوار ایریا میں بہت سخت مخالفت ہو رہی ہے وکاس نگر ضلع دہرادون کے گاؤں میں ہمارے نئے سینٹر جماعت رُدھر پور دیوتھلہ میں بہت سخت مخالفت ہو رہی ہے نومبائعین کے ثبات قدم ان کی استقامت اور مخالفین مُلاّؤں کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ احمدیہ اترانچل)

☆...... میرے، دادا جان مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم مغفور آف رانچی جھارکھنڈ اور مکرمہ دادی جان صاحبہ مکرمہ حسینہ بیگم مرحومہ مغفورہ کی بلندی درجات اور اُنکی تمام اولاد عزیز و اقارب اور لواحقین کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات عطا ہونے اور سلسلہ احمدیہ کے مفید وجود بننے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر دو صد روپے۔ (محمد جاوید ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

☆...... خاکسار کچھ عرصہ سے بعض امراض میں مبتلا ہے کامل شفایابی اور صحت و تندرستی کے ساتھ مقبول خدمت دین کی توفیق پانے اور تمام پریشانیوں کے ازالہ نیز خاتمہ بالخیر کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

☆...... میری اہلیہ محمودہ بیگم شوگر اور بلڈ پریشر کے عارضہ میں مبتلا ہے ان کی صحت و تندرستی اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات و کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ بیٹے محمد احمد رضوان کے رشتہ کی کامیابی اور خیر و برکت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (سیٹھ محمد الیاس احمدی حیدر آباد)

☆...... خاکسار کی بیٹی نازنین نظیر کی تقریب اگست 2006 کو چنگاڑی میں منعقد ہوئی دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ بابرکت ہونے کیلئے نیز والدین بھائی بہن بچوں کیلئے خاوند کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (شاہدہ نظیر کنور۔ کیرلہ)

☆...... میرے پوتے عزیزم محمد عادل وسیم ابن مکرم محمد شاہد وسیم صاحب آف الہ آباد کا رشتہ عزیزم مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم انصار الحق صاحب آف بھونیشور اڑیسہ کے ساتھ طے ہوا ہے رشتہ کے بابرکت ہونے اور فریقین کیلئے قرۃ العین اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ الباری الہ آباد یوپی)

محترم حکیم الدین صاحب آف مہتلانہ ضلع کرنال کا ذکر خیر

محترم حکیم الدین صاحب آف مہتلانہ ضلع کرنال (ہریانہ) 13 اکتوبر 2006 کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ گاؤں رُمالہ ضلع مظفر نگر (یوپی) کے رہنے والے تھے اور بعد میں مہتلانہ ضلع کرنال (ہریانہ) میں آباد ہوگئے تھے آپ نے 1983ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی بیعت کے بعد رشتہ داروں کی طرف سے شدید مخالفت اور بائیکاٹ ہوا بھتیجوں اور بچوں کے رشتے توڑ دیئے گئے لیکن محترم موصوف ثابت قدم رہے۔ اور ہر مخالفت کو نہایت خندہ پیشانی سے اللہ کی رضا کی خاطر برداشت کیا۔

پنجوقتہ نمازوں کے پابند و تہجد گزار تھے۔ مرکزی نمائندگان سے بہت محبت اور اخلاص سے ملتے اور خلیفہ وقت سے فدائیت کا سلوک رکھتے تھے چندوں میں بہت باقاعدہ تھے یہی وجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو وصیت کرنے کی بھی توفیق دی۔ تبلیغ کا بیحد شوق تھا اور اس کیلئے کثرت سے اخبار بدر کا اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرتے تھے اور ہر آنے جانے والے کو تبلیغ بھی کرتے تھے اور تواضع بھی کرتے تھے ہر سال قادیان جلسہ پر آتے اور اجتماعات میں شامل ہوتے تھے۔

آپ کے دو بیٹے ہیں اور دونوں گورنمنٹ ملازم بھی ہیں انیس احمد صاحب ایئر فورس میں ہیں اور رئیس احمد صاحب بجلی کے محکمہ میں جے ای ہیں الحمد للہ تمام بچوں اور بچیوں کی شادیاں ہوچکی ہیں اور سب صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند، ہریانہ)

دعائے مغفرت

☆...... افسوس خاکسار کی والدہ مکرمہ طاہرہ بی بی اہلیہ عبد اللہ خان مرحوم آف کیرنگ 29.6.06 کو بعمر 80 سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور کئی خوبیوں کی مالک تھیں آپ نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی بہو پوتا پوتی یادگار چھوڑے ہیں مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16180:: میں ذیشان احمد ولد محمد نور الدین قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کنا کنڈ ڈاکخانہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ داؤد احمد ناصر العبد ذیشان احمد گواہ مظفر احمد ناصر

وصیت 16181:: میں سعید الرحمٰن ولد عبد الرؤف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 4494 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ یونس احمد　　العبد سعید الرحمٰن　　گواہ اسرائیل احمد

وصیت 16182:: میں ایم شاہ الحمید ولد ایچ نور الہدیٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 46 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن چنئی ڈاکخانہ چولائی میڈ ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تامل ناڈو میں زمین سروے نمبر 468/2۔3267 سکوائر فٹ قیمت 1,50,000 روپے۔ کاٹارام بکم گاؤں میں زمین 2805 سکوائر فٹ قیمت 10,000 روپے سروے نمبر 547/3p-4pt، میرا گزارا آمد از جائیداد ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم بشارت احمد　　العبد ایم شاہ الحمید　　گواہ ایم نظام الدین

وصیت 16183:: میں ایم فاروق ولد کے ایم محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ اژتھرہ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　العبد کے ایم فاروق　　گواہ ایم کبیر

وصیت 16184:: میں رہنہ کمال زوجہ کمال قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 10.5.96 ساکن چاوا کاڑو ڈاکخانہ چکم کنڈم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسارہ کا زیور بطور حق مہر 40 گرام ہے جس کی موجودہ قیمت 24320 ہے۔ یہ زیور خاوند کے پاس ہے انہوں نے عاریۃً لی ہے لہٰذا اس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی کے وہ ذمہ دار ہوں گے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مولوی ایس محمد　　الامۃ رہنہ کمال　　گواہ پی پی عارفہ اشرف

وصیت 16185:: میں نفیسہ کٹی بیوہ محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن کارا کاڑو ڈاکخانہ گورووایور ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی فی الحال خاکسارہ کی غیر منقولہ جائیداد پانچ سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپے ہے۔ خاکسارہ کا حق مہر خرچ ہو چکا ہے خاکسار کا گذارہ آمد ماہانہ 300 روپے ہے۔ خاکسار کی جائیداد کا سروے نمبر 144/10 ہے۔ خاکسار کا خاوند وفات پا گئے ہیں اکلوتا بیٹا ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے شکیل　　الامۃ نفیسہ کٹی　　گواہ سلیمہ امین

وصیت 16186:: میں عارفہ اشرف زوجہ پی وی اشرف قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی وہار ڈاکخانہ چکم کنڈم ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار کا حق مہر طلائی 24 گرام ہے جس کی موجودہ قیمت 14592 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ امین محمد ایچ اے　　الامۃ عارفہ اشرف پی پی　　گواہ جوریہ

وصیت 16187:: میں سلیمہ امین زوجہ مولوی امین محمد ایچ اے قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن چاوا کاڑو ڈاکخانہ چکم کنڈم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسارہ کا حق مہر کل 20 ہزار روپے ہے۔ دس ہزار روپے ادا شدہ ہے۔ باقی دس ہزار کا 1/10 کا میرا خاوند ذمہ دار ہے۔ زیور طلائی 104 گرام ہے جس کی موجودہ قیمت 63232 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ مولوی امین محمد　　الامۃ سلیمہ امین　　گواہ رہنہ کمال

وصیت 16188:: میں فاطمہ رحمٰن زوجہ عبد الرحمٰن قوم احمدی پیشہ خانہ داری ساکن مسیح وہار ڈاکخانہ چکم کنڈم ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ خاکسارہ کا حق مہر بصورت گولڈ جس کی قیمت 24320 روپے ہے۔ خاکسار کا زیور طلائی علاوہ حق مہر 3 پون یعنی 24 گرام ہے جس کی قیمت 12160 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے شکیر　　الامۃ فاطمہ رحمٰن　　گواہ جوریہ

وصیت 16189:: میں پی ایم عباس ولد محی الدین کٹی قوم احمدی پیشہ لیبر عمر 29 سال تاریخ پیدائش 15.5.99 ساکن الوور ڈاکخانہ الوور ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے شکیر　　العبد پی ایم عباس　　گواہ امین محمد

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

عنہ نے فرمایا کہ رب العلمین وہ ہے جو اس جہان کا خالق اور تمام نقصوں سے پاک ہے اور تمام خوبیاں اس میں موجود ہیں ہر چیز کی حقیقت اس پر واضح ہے۔ سائنسدان کتنے بھی انکشافات کرلیں نہیں کہہ سکتے کہ ان کا علم کامل ہے اور انہوں نے ہر چیز کا مکمل احاطہ کرلیا ہے۔ خدا تعالیٰ کامل حمد کا مالک ہے اور کامل حمد کا مالک ہو کر ہی رب العالمین کہلا سکتا ہے انسان کے اندر جو بھی خصوصیات ہیں سب اس کی عطا کردہ ہیں۔ حمد کو "ربوبیت" سے جوڑ کر بتایا کہ حقیقی خوشی انسان کو تب ظاہر ہونی چاہئے جب خدا کی صفت رب العلمین ظاہر ہو۔ فرمایا اپنے رب کا صحیح ادراک رکھنے والا کبھی کسی کو نقصان پہنچانے کا سوچتا بھی نہیں۔ پس جو ہم احمدی کہلاتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ جو تمام کائنات کو پیدا کرنے والا اور نقطۂ انتہاء تک پہنچانے والا ہے اس رب کا پیغام دنیا تک پہنچا کر تمام دنیا کو اس کے پیارے رسول کے جھنڈے تلے جمع کریں اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم دنیا کو رب العلمین کی پہچان کرواسکتے ہیں ہر احمدی اپنے رب کے ساتھ مضبوط تعلق جوڑے اور کسی قسم کی تکلیف یا عارضی روکوں سے کسی احمدی کے قدموں میں لغزش نہ آئے۔ دیکھیں تکلیفوں کا جہاں تک ذکر ہے اس بارے میں قرآن مجید میں اصحاب کہف کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ سورۃ قرآن کریم کے نصف میں آئی۔ ہے اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن لوگوں نے اپنے رب کی خاطر ظلم سہے تکلیفیں برداشت کیں۔ قتل ہوئے۔ پھر اپنے رب کے انعامات کے وارث بنے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اپنے رب کو ماننے والے ہیں اس لئے ہمیں اپنے رب کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنانا ہے۔

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

فرمایا " وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ "یعنی خدا کے تمام رسولوں پر خدا کا سلام۔ پھر فرمایا: خدا کے نبی صراط مستقیم پر ہوتے ہیں (الصّٰفّٰت: 119)

☆...... پھر فرمایا: وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَار (صٓ:48) کہ وہ (انبیاء) ہمارے نزدیک چنیدہ اور بہت خوبیوں والے لوگوں میں سے تھے۔ پھر فرمایا کہ شیطان تو خدا کے صالح بندوں کے پاس بھی نہیں پھٹکتا کجا یہ کہ انبیاء کو کئی کئی دن تک لے کر بھٹکتا پھرے وہ تو ان کے نزدیک بھی نہیں آسکتا کیونکہ شیطان تو ہر جھوٹے گنہ گار پر اترتا ہے۔ (الشعراء:223) ادھر انجیل میں لکھا ہے کہ شیطان یسوع مسیح کو لے کر کئی دن تک بیابانوں میں بھٹکتا رہا۔ انجیل نویسوں کی اسی غلط بیانی کو مدِ نظر رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح مَسِ شیطان سے پاک ہیں۔ اس سے پادریوں اور پادری نواز بعض مولویوں نے یہ دلیل پکڑ لی کہ حضرت مسیح کے علاوہ کوئی بھی مسِ شیطان سے پاک نہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ: اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (الحجر:43) کہ اے شیطان انبیاء تو انبیاء میرے نیک بندوں پر بھی تجھ کو غلبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ سوائے گمراہوں میں سے جو از خود تیری پیروی کریں گے۔ آئندہ ہم اُن انبیاء علیہم السلام کے تذکرے قرآن مجید کی روشنی میں پیش کریں گے جن کے متعلق بائبل نے طرح طرح کے الزامات لگائے ہیں۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

بقیہ خطبہ جمعہ از صفحہ 3

آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کے لئے کچھ آثار ہوتے ہیں اور اس سے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ ان کے دن پلٹنے کا ہی تھا اور مسیح نے آکر ان کو سلطنت دلانی تھی تو چاہئے تھا کہ ظاہری طاقت ان میں جمع ہونے لگتی، ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے، فتوحات کا سلسلہ ان کے واسطے کھولا جاتا۔ مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار ان کے ایجاد نہیں، ملک و دولت ہے تو اوروں کے ہاتھ ہے، ہمت و مردانگی ہے تو اوروں میں۔ یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج۔ دن بدن ذلت اور ادبار ان کے گرد ہے۔ جہاں دیکھو، جس میدان میں سنو انہیں کو شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہوا کرتے ہیں اقبال کے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی حالت ایسی ہے اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا ہے کہ قابل عذاب اور مورد قہر ہیں۔ پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنادیں اور دعائیں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے، نہ اپنی کوششوں سے۔ اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے، نہ قوت بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی .... اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 191,190 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس آدم ثانی کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حتی المقدور اپنی کوششیں کرنے والے بن سکیں۔

::آپ کے خطوط آپ کی رائے::

ہندوستان میں عورتوں کی بے حرمتی کیوں؟

پریہ درشنی مٹو بنت چمن لال مٹو ایک کشمیری لڑکی کی دردناک موت آج کل ہندوستانی میڈیا کا ایک محبوب عنوان ہے۔ قاتل کو دہلی ہائی کورٹ نے موت ہونے تک پھانسی کی سزا سنائی ہے۔ ماتحت عدالت نے قاتل کو جو ایک اعلیٰ پولیس افسر کا بیٹا ہے عدم ثبوت کی بنا پر بری کردیا تھا۔

مقتولہ قانون کی طالبہ تھی اس کے ہم جماعت لڑکے نے پہلے اس کے ساتھ زیادتی کی اور پھر انتہائی درندگی کے ساتھ اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ فیصلہ آنے کے فوراً بعد قاتل کے باپ نے سپریم کورٹ کا رُخ کیا۔ اسی طرح جیسکا قتل کیس میں ایک منسٹر کا بیٹا قاتل تھا اس کو بھی ماتحت عدالت نے بری کردیا تھا جیسکا کے والدین نے عدالت عُلیا میں اپیل دائر کی ہے اور انصاف کے منتظر ہیں۔ یہ تو امیر والدین ہیں لیکن غریب والدین اس کو قسمت کا لکھا سمجھ کر صبر کے زہریلے گھونٹ سمجھ کر پی جاتے ہیں اور کہیں بھی ایف آئی آر درج کروانے کی جرأت نہیں کرتے۔ کیونکہ اس کے بدلے ان غریبوں سے بھاری بھرکم رشوت طلب کی جاتی ہے اگر ان غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی رپورٹیں چالان ہونے کے بعد عدالتوں میں سماعت کے لئے منظور کی جائیں تو پھر عدالتوں میں ایسے مقدمات کی بھرمار ہوجائے گی۔

میرے ساتھ ایک کشمیری ٹیچر نے بھی حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ ہمارا ایک شاگرد کشمیری طالب علم مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا ہم دونوں اس کی دعوت پر مسجد نبوی سے فجر کی نماز کے بعد مدینہ یونیورسٹی جارہے تھے۔ یونیورسٹی سے پہلے لڑکیوں کا کالج آتا ہے ہم نے اس کالج کی فلک بوس دیواروں کو دیکھ کر ڈرائیور سے اتنی اونچی دیواروں کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا" تا کہ مرد حضرات کی نظر لڑکیوں پر نہ پڑے" اسلامی ممالک میں جرائم پیشہ افراد کو سخت سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مستورات کی طرف میلی نظروں سے دیکھنا تو دور کی بات ہے ان کا ادب اور احترام بڑھ گیا ہے۔

یورپ اور امریکہ کی تقلید میں برصغیر وغیرہ ممالک میں بھی مخلوط تعلیم و تربیت، مخلوط کلچر وغیرہ کی نقل بڑے زوروں پر ہے۔ اسلام میں مستورات کی قدر کرنے کی زبردست تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد رسول پاکؐ ہے کہ: "جنت ماں کے قدموں میں ہے"

مغرب کی اندھی تعلیم و تربیت کی وجہ سے عورت جیسی صف نازک کو مرد کے برابر لاکر اس کو بیچ بازار میں عریاں کردیا ہے۔ ٹی وی، ریڈیو، اخبارات کی زینت عورت کی نمائش کے ساتھ لازم و ملزوم کردیا گیا ہے۔ کارپوریٹ کمپنیاں اس پر بے دریغ سرمایہ خرچ کررہی ہیں۔ فلموں اور ماڈلنگ میں مستورات کی عریانیت کو لانا ایک روزمرہ کا فیشن بن گیا ہے جس کے ردِ عمل کے طور پر طالبان ازم ظہور پذیر ہورہا ہے کہ جو مستورات کی جائز مراعات کو بھی غصب کرنے کے درپے ہے جس کی پاداش میں اب سارا یورپ اور امریکہ مدرسوں پر بمباری کر رہا ہے کہ یہاں طالبان ہی تربیت پارہے ہیں۔

ہر مذہب اور دھرم نے لکشمن ریکھائیں مقرر کی ہیں، حدود متعین کئے ہیں جن کو پار کرنے کی وہ اجازت نہیں دیتا۔ راج گوپال اچاریہ نے انگریزی زبان میں رامائن تحریر کی ہے جب راون نے سیتا کو اغوا کی تو شری رامچند رجی نے اپنے بھائی لکشمن کو کہا کہ سیتا کو تلاش کرکے لاؤ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بھابی کو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ کیوں نہیں دیکھا؟ چودہ سال کے بن باس میں تو وہ ہر وقت ہمارے پاس رہی ہے!" ہاں اور میں روز لکشمن ریکھا پر اس کے پیروں کو سجدہ کرتا تھا صرف اس کے پیر دیکھے ہیں" یہی وہ حدود ہیں جن کو ملیا میٹ کرنا اب روز کا فیشن بن گیا ہے۔ نتیجہ صاف ہے اخبارات میں، ٹی وی پر، ویب سائٹ اور میڈیا کے تمام ذرائع پر اغوا، عصمت دری، قتل کے واقعات عام ہورہے ہیں۔ ایک مخصوص طبقہ ان واقعات کی حوصلہ افزائی کرکے اپنی دوکان چمکاتا ہے۔ اسلام پر الزام تراشی ہورہی ہے کہ یہ فرسودگی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے کھلے پن کی اشتہار بازی ہو رہی ہے اور اس عریاں اشتہار بازی میں عورت کو ہدف بنایا گیا ہے۔ والدین، بھائی دور سے اس تشہیر بازی کا نظارہ کرکے آنکھیں چراتے ہیں جیسے انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ جب سر کے اوپر سے پانی بہنے لگتا ہے تو پھر مرثیہ خوانی کرتے ہیں۔ انصاف کی دہائی دینے لگتے ہیں۔ جب یہ عریانیت گھر کی دہلیز تک آگئی بازاروں کی زینت ہوگئی تو انصاف نے اسی دن کھڑکی سے چھلانگ لگا کر روپوشی اختیار کی ہے۔ اب سرمایہ دار لوگ پیسہ خرچ کرکے انصاف کی ایک جھلک پاتے ہیں۔ لیکن غریب اور بے بس لوگ تو انصاف کی جھلک بھی نہیں دیکھ پاتے۔ حسرت و یاس کے ساتھ ہاتھ ملتے ملتے اللہ کو پیارے ہوجاتے ہیں۔ کاش مغرب سے عبرت حاصل کرکے مشرقی اقوام عقل کے ناخن لیں۔ ایک طرف ایڈس اور ایچ آئی وی پازیٹو اپنے خونی پنجوں سے انسانیت کی چیر پھاڑ کررہا ہے اور دوسری طرف روز میڈیا کے تمام ذرائع محفوظ سیکس کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اور جب یہ ممکن نہیں ہوتا تو عصمت دری اور قتل پر اتر آتے ہیں۔ ایڈیٹر اخبار بدر کے اداریوں پر مبنی کتابچہ" ایڈس قدرت کا ایک بھیانک انتقام" اس بارے میں نہایت چشم کشا مسودہ ہے ہم نے اپنی جماعت میں اس کتابچے کے ذریعے بہت سارے سیمینار کئے ہیں اور بڑے مفید ثابت ہوئے۔ جماعت کو ہر سطح پر پری پرائمری، پرائمری، سیکنڈری، ہائر سیکنڈری، کالج، یونیورسٹی، فارمل، نان فارمل مخلوط تعلیم کی بجائے تعلیم نسواں اور تعلیم الرجال کے الگ الگ شعبوں کی تنظیم اور تہذیب اور حوصلہ افزائی کرنا چاہئے۔ اسی طرح سے کم از کم ہندوستان میں مستورات کا احترام بڑھ جائے گا۔ ورنہ ہر طرف تہذیب نو کے درندے یلغار کررہے ہیں۔ (سعید احمد ڈار آسنور نور آباد کشمیر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 23 November 2006 | Issue No. 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہر احمدی کو اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم قرآن مجید کی تعلیم پر کس قدر عمل کر رہے ہیں

میاں بیوی اور دیگر رشتہ داروں کے متعلق حضور انور کی بصیرت افروز ہدایات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 رنومبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیتِ قرآنی:

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا کی تلاوت کی پھر فرمایا آجکل عائلی جھگڑوں کی شکایات بہت زیادہ ہوگئی ہیں بعض دفعہ ایسے ایسے بیہودہ اور گھناؤنے معاملات جن میں ایک دوسرے پر الزام تراشیاں ہوتی ہیں سامنے آرہے ہیں پس اللہ کے حکم کے مطابق اور جو کام میرے ذمہ ڈالا گیا ہے میں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے الفاظ میں اثر ڈال دے کہ اجڑے ہوئے گھر پھر سے بس جائیں۔ فرمایا ہمارے مقاصد کتنے عظیم ہیں لیکن ہم میں سے بعض پھر بھی اپنے گھر کو جنت کی بجائے جہنم بنا رہے ہیں اگرچہ ایسے لوگ بہت کم ہیں لیکن پھر بھی ہمارے معاشرے میں ایسی مثالیں نہیں ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کو قائم کروں۔ حضور نے فرمایا جب ہماری یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے تو پھر ہماری ذمہ داری کس قدر بڑھ جاتی ہے کہ ہم آپس میں پہلے اپنے گھریلو تعلقات کو درست کریں یہ بڑا مقصد ہے جس کو پورا کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کو اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم قرآن مجید کی تعلیم پر کس قدر عمل کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دور تو نہیں چلے گئے۔ ہر شادی شدہ جوڑے کو اس بات کا جائزہ لینا ہوگا اور دونوں کے گھر والوں کو بھی اس بات کا جائزہ لینا ہوگا کیونکہ کبھی لڑکے والے ظلم کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی لڑکی والوں کی طرف سے زیادتی ہو رہی ہوتی ہے لڑکے کا کام ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرے لیکن بیویوں کو بھی انکا حق دے اگر بیویوں کو ان کا حق دیا جائے تو وہ خاوند کے ماں باپ کی زیادہ خدمت کرتی ہیں۔ فرمایا اگر جماعتی اور ذیلی تنظیمیں فعال ہو جائیں تو بہت سی اصلاحی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہمیں ان ارشادات الٰہیہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے جو نکاح کے موقعہ پر ہمیں سنائے جاتے ہیں فرمایا ان میں پہلی نصیحت تقویٰ پر عمل کرنا ہے وہ ہمارا رب جس نے پیدائش سے لیکر اب تک تمہاری تمام ضرورتوں کا خیال رکھا ہے اگر تم ہمیشہ وہ کام کرو گے جو اس کی رضا کے کام ہیں تو اس کے نتیجہ میں انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ میاں بیوی نے جب عہد کیا تھا تو یہ عہد کیا تھا کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے جب ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں گے ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں گے تو پھر رشتوں میں دراڑیں ڈالنے والوں کے حملے ناکام ہو جائیں گے۔

فرمایا بعض دفعہ یہ گھناؤنی حرکت کی جاتی ہے کہ دوسری شادی کرنے کے بہانے پہلے بیوی پر الزام لگا دیئے جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے اگر جائز مجبوری ہے تو آپ دوسری شادی کر سکتے ہیں لیکن پہلی بیوی پر ناجائز الزامات لگانے والا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا ایک اور وجہ جس کے باعث گھر ٹوٹتے ہیں وہ کوئی جائز وجہ نہ ہونے کے باوجود ماں باپ کے ساتھ رہنا ہے اگر گھروں میں اکٹھے رہنے کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہوتے ہوں تو پھر اس سے بہتر یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ ہی رہا جائے اصل چیز یہ ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھا جائے جس طرح آپ پر آپ کی ماں کا حق ہے اُسی طرح آپ کے بچوں پر اُن کی ماں کا بھی حق ہے۔ اگر آپ تقویٰ اور انصاف سے کام لیں گے تو آپ کا گھر ٹوٹنے سے بچ جائے گا پس ظلم کو ختم کیا جائے یاد رکھیں جو بھی ظلم کرتے ہیں اپنے لئے آگ کا انتظام کرتے ہیں۔ جماعتی نظام کو چاہئے کہ جو لوگ غلط الزام لگا کر ماں سے بچوں کو دور کرتے ہیں ان کے خلاف تعزیری کاروائی کی جائے اسی طرح حضور انور نے فرمایا جن واقفین نو بچوں کے والدین کا اخراج از نظام جماعت ہوتا ہے ان کے واقف نو بچے کا وقف بھی ختم ہو جاتا ہے اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں البتہ بچے کے بڑا ہونے کے بعد پھر نظام جماعت اس کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے بہر حال اصل کام ظلم کو ختم کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ہے اور خلافت کے فرائض میں سے یہ بہت بڑا فرض ہے اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس بات کو سمجھیں کہ انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا انکا اولین فرض ہے۔ جماعتی عہدیدار اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں کام کر رہے ہیں۔ اور انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنا اُن کا اوّلین فرض ہے۔ سفارش کرتے وقت انصاف اور عدل کا خیال رکھیں۔ تقویٰ اور قولِ سدید سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ولادت و درخواست دعا: خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 14 اکتوبر کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام سیدہ عطیۃ الحی تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم سید سعید احمد صاحب (انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری قادیان) کی پوتی اور مکرم شیخ غلام ہادی صاحب بھدرک اڑیسہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے نیک صالح خادمہ دین بننے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید عزیز احمد نائب ناظر امور عامہ)

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur-1, Ph: 2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of:
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
اللہ الیس عبدہ بکاف

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-6222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی